THE
YOUTH PARLIAMENT OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, April 19, 2012
(4th Session)
No. 04
(Nos. 01-4)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran……………………..	1
2.	Call Attention Notice……..…………………………..	
3.	Resolution ………………………………...…………..	

(Prepared by the Reporting Section Senate of Pakistan)

YOUTH PARLIAMENT
DEBATES
Thursday, April 19, 2012

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel, Islamabad at 9:35 a.m. in the morning with Madam Deputy Speaker (Sarah Abdul Wadood Khan) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِا للّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى وَهَبَ لِى عَلَى ٱلۡكِبَرِ إِسۡمَـٰعِيلَ وَإِسۡحَـٰقَ‌ۚ إِنَّ رَبِّى لَسَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ۔ رَبِّ ٱجۡعَلۡنِى مُقِيمَ ٱلصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِى‌ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ۔ رَبَّنَا ٱغۡفِرۡ لِى وَلِوَٲلِدَىَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِينَ يَوۡمَ يَقُومُ ٱلۡحِسَابُ۔

ترجمہ:خدا کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق بخشے۔ بےشک میرا پروردگار سننے والا ہے۔ (اے پروردگار مجھ کو (ایسی توفیق عنایت) کر کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے پروردگار میری دعا قبول فرما۔ (اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو مغفرت کیجیو۔

سورۃ ابراھیم (آیات 39تا41)

میڈم ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ السلام علیکم۔

(جناب فیصل کریم کنڈی، ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی کے والد بزرگوار کی صحت یابی کے لیے دعا کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Now, Mr. Amir Abbas Turi, Mr. Siraj Memon, Mr. Salman Khan Shinwari, Mr. Muhammad Umar Riaz, Ms. Anum Mohsin and Mr. Muhammad Zafar Siddique would like to move the motion. I would request Mr. Amir Abbas Turi sahib to kindly read out the motion.

جناب عامر عباس طوری: شکریہ میڈم سپیکر۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

> "This House may discuss the need of of legal reforms regarding the role of the President of Pakistan and the [Majlis-e-Shoora (Parliament)] in the affairs of the Tribal areas in order that the Parliament becomes entirely sovereign."

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا اور اس ایوان میں موجود تمام معزز اراکین کے علم میں ہوگا کہ اس حکومت کے دور میں جب اٹھارہویں ترمیم منظور ہوئی تو اس کے ذریعے صدر مملکت کے اختیارات پارلیمنٹ کو منتقل ہوئے۔ اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ بہت سارے مسائل پر اپوزیشن اور حکومت کا consensus develop ہوا، پھر انیسویں اور بیسویں ترامیم آئیں لیکن انتہائی بدقسمتی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قبائلی علاقہ جات کے لیے کوئی اصلاحات نہیں آئیں۔ اگر آپ آئین کا آرٹیکل 247(3) دیکھیں تو اس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ پارلیمنٹ قبائلی علاقوں کے لیے قانون سازی نہیں کرسکتی۔ اس میں ہمارا مطالبہ یہی ہے کہ اگر پارلیمنٹ پاکستان کا اعلیٰ اختیاراتی ادارہ ہے، if Parliament is the supreme institution of Pakistan تو پھر پارلیمنٹ کو پورے پاکستان کے حوالے سے powers enjoy کرنی چاہییں۔

اگر ہم آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کی کی بات کرتے ہیں تو واضح ہے کہ وہ ایک disputed area ہے۔ Fata is not a disputed territory. فاٹا کے عوام وہ غیور عوام ہیں جنہوں نے پاکستان کی آزادی سے پہلے ہی بابائے قوم کے ساتھ الحاق کیا تھا اور انہوں نے ہمیشہ پاکستان کی بقاء اور سلامتی کی بات کی ہے۔ پاکستان کے بعض علاقوں میں ملک کو destabilize کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض عناصر پاکستان کے خلاف بھی بات کرتے ہیں لیکن آپ دیکھیں ان قبائلی غیور عوام کے ساتھ آپ نے کیا کچھ نہیں کیا، آپ کی state agencies directly involve ہیں۔ اگر آپ ڈرون حملوں کی بات کرتے ہیں تو اس میں بھی پاکستانی حکومت ساتھ ہے، ایک ایٹمی طاقت ہے، کبھی بھی امریکہ اس کی سرحدوں کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا جب تک پاکستان خود نہ چاہے۔ اگر آپ سڑکوں کی بندش دیکھیں، اگر آپ sectarian یا ethnic violence دیکھیں تو اس میں بھی security agencies involve ہیں لیکن فاٹا کے قبائلی عوام نے کبھی بھی پاکستان کے خلاف بات نہیں کی۔ اب وہ وقت آگیا ہے، خود parliamentarians اور عوام یہی

کہتے ہیں کہ اگر ہمارے مسائل حل نہ ہوئے تو شاید ہمیں افغانستان کے ساتھ معاہدہ کرنا پڑے۔ میں نہیں چاہتا کہ scenario اتنا سخت ہوجائے۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ Article 247 میں amendment ہونی چاہیے۔ پارلیمنٹ کو نہ صرف Tribal Area بلکہ پورے پاکستان کے حوالے سے sovereign ہونا چاہیے۔ فاٹا کے عوام یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ کیا ہم ابھی بھی افغانستان کا حصہ ہیں یا پاکستان کا حصہ ہے۔ اگر پاکستان کا حصہ ہیں تو باقی جو چار صوبوں میں عوام رہتے ہیں، ان کی طرح ہمارے اوپر 73 کا آئین کیوں نہیں لاگو کیا جاتا۔ ابھی آپ دیکھیں کہ ہم کہتے ہیں کہ دنیا ایک گلوبل ولیج بن گئی ہے لیکن ابھی تک ہم پر 1901 کا ایک draconian law لاگو ہے۔

آئین کا آرٹیکل 247(6) کہتا ہے کہ صدر قبائلی جرگہ کے ساتھ consult کریں گے۔ اب یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کے وہ 20 ارکان پارلیمان جو آپ کی قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بیٹھتے ہیں تو پھر ان کی کیا ضرورت ہے اگر آپ نے قبائلی جرگہ کے ساتھ مشاورت کرنی ہے۔ جرگہ میں عوام کی صحیح نمائندگی نہیں ہوتی بلکہ صحیح نمائندگی parliamentarians کے ذریعے ہوتی ہے۔ 1997 سے آپ نے قبائلی عوام کو صحیح طریقے سے self determination کا right دیا ہے۔ میں اس ایوان کے توسط سے یہ آواز پہنچانا چاہوں گا کہ آئین میں ترمیم کی جائے جس کو اکیسویں ترمیم کا نام دیا جائے۔ اسی عنوان سے ہم نے یہ motion move کیا ہے تاکہ قبائلی لوگوں کو بھی صحیح طریقے سے پاکستانی کہلانے کا حق دیا جائے۔ یہاں پر دوستوں نے بات کی کہ صوبے بننے چاہییں، demarcation ہونی چاہیے، اس کے علاوہ فاٹا کے حوالے سے کہا گیا کہ آپ کے ہاں drone attacks کا مسئلہ ہے۔ میں نے کہا کہ میرے یہ مسائل نہیں ہیں۔ جب پارلیمنٹ میرے مسائل address ہی نہیں کرسکتی تو میں کیا بات کروں۔ میں demarcation کی یا اور کیا بات کروں۔

میں اتنا ہی عرض کرنا کافی سمجھوں گا، باقی دوست اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ میں پھر ایک مرتبہ یہ بات دہراؤں گا کہ پارلیمنٹ کو entirely sovereign ہونا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب سراج میمن صاحب۔

جناب سراج میمن: شکریہ سپیکر صاحبہ۔ پاکستان کے آئین کے مطابق پارلیمنٹ supreme ہے۔ اسے خودمختار ادارہ ہونا چاہیے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ 1947 اور پھر 1973 کے آئین کے بعد سے

اب تک ہمارا جو فاٹا کا علاقہ ہے،اسے حقوق نہیں دیے گئے۔ میں تو فاٹا کے لوگوں کو پاکستان کی civil army کا ایک حصہ کہوں گا کیونکہ 2001 سے پہلے انہوں نے ہمارے پورے ایک border کو جو افغانستان کے ساتھ ملحق ہے اور 240 کلومیٹر پر محیط ہے، اسے cover کیا ہوا تھا اور ابھی تک cover کیے ہوئے ہیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہیں constitutional rights کیوں نہیں مل رہے ہیں۔ ان پر ابھی تک ایک dictatorial law نافذ ہے۔ فاٹا کے پورے علاقے کو ہمارے صدر پاکستان directly govern کرتے ہیں پھر گورنر، پولیٹیکل ایجنٹ، سب پولیٹیکل ایجنٹ اور خاصہ دار آتے ہیں۔ ان کے پاس عوامی مینڈیٹ اور عوامی رائے نہیں ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ پاکستان میں جمہوریت ہونی چاہیے، we should strengthen the federation and democracy in Pakistan جمہوریت پاکستان میں پروان چڑھنی چاہیے، تو یہ حق فاٹا کے عوام کو بھی ملنا چاہیے۔ جب اٹھارھویں ترمیم منظور ہوئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں فاٹا کے لیے کوئی legal reforms سرے سے موجود ہی نہیں۔ ان کے لیے اس میں کوئی آئینی و قانونی اصلاحات نہیں اور نہ ہی سماجی یا سیاسی اصلاحات موجود تھیں۔ ہم نے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے تو پتا چلا کہ فاٹا کے جو بیس اراکینِ پارلیمان ہیں، وہ فاٹا سے elect تو ہوتے ہیں، الیکشن آزاد امیدوار کے طور پر لڑتے ہیں لیکن وہاں Political Parties Act نافذ نہیں ہے۔ وہ قانون اب 2013 کے بعد لاگو ہوگا۔ وہ نمائندے اپنے عوام کی نمائندگی کے لیے پارلیمنٹ میں آتے ہیں، وہ فاٹا کے representatives and law makers کہلاتے ہیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ فاٹا کے لیے laws نہیں بناسکتے۔ میڈم سپیکر! کیا یہ کھلا تضاد نہیں ہے؟ وہ نمائندے فاٹا کے لیے قانون سازی نہیں کرسکتے لیکن اسلام آباد اور دوسرے صوبوں کے لیے قانون بنا سکتے ہیں۔ دوسری طرف سندھ یا دوسرے صوبوں سے منتخب ہو کر آنے والے اراکین پارلیمان بھی فاٹا کے بارے میں قانون سازی نہیں کرسکتے۔ یہ کیسے آئینی حقوق ہیں کہ ایک نمائندہ اپنے علاقے کے متعلق بھی قانون سازی نہیں کرسکتا۔

میڈم سپیکر! ایک اور point جو میں raise کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آرٹیکل (2)247 میں درج ہے کہ اگر فاٹا میں آپ نے کوئی بھی legal reforms لانی ہیں تو وہ صدر مملکت with the consent of the Jirga لاسکتے ہیں۔ جہاں تک لفظ 'جرگہ' کا تعلق ہے تو پورے آئین

میں ہمیں کہیں بھی اس کے علاوہ 'جرگہ' کا لفظ نہیں ملتا۔ فرض کرتے ہیں اگر صدر مملکت نے وہاں کوئی legal reforms متعارف کروانی ہیں تو جرگہ سے مشاورت کیسے ہوگی، کتنے جرگہ ہوں گے، کیسے تبدیلی لائی جائے گی۔ جب صدر صاحب changes لانا چاہیں گے تو definitely جرگہ میں ایک lobby بنے گی، ان کے اپنے interests بنیں گے تو وہ صدر صاحب کو اپنی طرف کھینچیں گے۔ جرگہ کا یہاں ذکر کیا گیا ہے لیکن بدقسمتی سے جرگہ سے متعلق کوئی قانون اور طریقہ نہیں ہے کیونکہ وہ non-elected ہوتے ہیں۔ اگر کسی بھی قسم کی legal reforms لانے کے لیے جرگہ سے ہی consent لینا ہے تو ان کو elect کیوں نہیں کیا جاتا۔ اگر جرگہ سے پوچھنا ہے تو پھر اس بات کا تعین کیا جائے کہ جرگہ کتنے ہوں گے، ان کے head کتنے ہوں گے، صدر consent کس طرح کرے گا۔ جرگہ کے پاس کوئی constitutional rights نہیں ہیں، صرف ان کو ایک cover دیا گیا ہے یعنی عوام کی آواز suppress کی جارہی ہے۔

میڈم سپیکر! دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آرٹیکل 247 کی شق 2 میں درج ہے کہ صدر مملکت legal reforms کے لیے وقتاً فوقتاً گورنر سے consult کرسکتے ہیں لیکن جب ہم history پر نظر دوڑاتے ہیں تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ کوئی بھی legal reforms نہیں ہوئے۔ صرف وہاں پر گورنر اور پولیٹیکل ایجنٹ کی change کے بارے میں ہی time to time discussion ہوتی رہی ہے۔ لہٰذا، میں ایوان سے یہ کہنا چاہوں گا کہ Fata is a par of Pakistan. They are patriotic to Pakistan. یہ وہی تھے جنہوں نے خان آف قلات اور بلوچستان کی دوسری ریاستوں کی طرح بابائے قوم محمد علی جناح کے ساتھ پاکستان سے الحاق کرنے کا وعدہ کیا اور شامل بھی ہوئے۔ اس کے باوجود پارلیمنٹ میں ہمارے چاروں صوبوں کی آواز سنی جاتی ہے لیکن فاٹا کی آواز سنی نہیں جاتی۔

ہمارے ہاں پارلیمانی جمہوریت ہے، صدارتی جمہوریت نہیں ہے، اس لیے میں اس ایوان سے گزارش کروں گا کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر نہیں ہونا چاہیے۔ They Parliament should be supreme in the entire country.

میڈم ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ شکریہ۔ جناب سلمان خان شنواری صاحب۔

جناب سلمان خان شنواری: محترمہ ڈپٹی سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا چونکہ میرے بھائیوں نے اس issue کو کافی حد تک elaborate کردیا ہے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ ہم ایک جمہوری طریقہ کار میں رہتے ہیں جس میں power لوگوں کے پاس ہے اور ہم لوگوں کے representatives ہیں۔ ہم جو law بناتے ہیں وہ لوگوں کی رائے سے بنتا ہے۔ اس لیے اس ملک میں پارلیمنٹ کا sovereign ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ پارلیمنٹ ایک supreme authority ہے اور legislation صرف پارلیمنٹ کو ہی کرنی چاہیے اور ہر ایک خطے کے لیے کرنی چاہیے۔

ہمیں کہا جاتا ہے کہ پاکستان کی پارلیمنٹ sovereign ہے۔ یہ entirely true نہیں ہے کیونکہ اگر آپ اپنے کسی خطے سے متعلق legislation نہیں کرسکتے، اس کے لوگوں کے لیے آپ laws نہیں لاسکتے، اس کا مطلب ہے کہ sovereignty میں کوئی کمی ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لیے ہمارے ایوان کو، میں request نہیں کہوں گا بلکہ یہ ہمارا حق ہے کہ، پورے پاکستان پر اپنی sovereignty کو برقرار رکھنے کے لیے آرٹیکل (3)247 میں ایک amendment لانی چاہیے۔

دوسری بات جو میرے بھائیوں نے کی بالکل صحیح بات ہے کہ انصاف دینے کے لیے ہمیں اپنے فاٹا کے بھائیوں کو legislation کا right دینا چاہیے تاکہ ان کے ہاتھ میں ہو کہ وہ اپنے لیے laws لاسکیں۔ اگر کسی اور territory پر laws آسکتے ہیں تو ان کو بھی یہ حق دیا جائے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب عمر ریاض صاحب۔

Mr. Umar Riaz: Thank you Madam Speaker. If you go through the annals of history, it would be sufficiently self-evident and self-explanatory the people from FATA have always astonished us with the level of bravery, courage and determination they have shown throughout the history. But it is a matter of great apathy that still we are failed to introduce any kind of constitutional or other legal reforms for the people of those areas.

I would like to say that FATA has now been engulfed by a state of draconian laws including the FCR but we could not, in the past, introduced such constitutional reforms which could guarantee the equal constitutional rights for the people of FATA. This thing

should be kept in mind that the state of Azad Jammu & Kashmir and Gilgit Baltistan cannot be compared with the state of FATA because we have to understand the dynamics of both the situations. In deciding the future and the fate of AJK and GB, we will have to take this thing into consideration that any policy which is made should not compromise the Pakistan's claim over Indian occupied Kashmir. The case of FATA is entirely different. We see a strange kind of constitutional act and constitutional situation which is prevalent among our country. Twenty parliamentarians from FATA region sitting in the Parliament can legislate about the happenings in Lahore, can legislate about the rest of Pakistan but the representatives of FATA cannot even legislate and cannot have a say in the Parliament about the conditions and affairs in FATA. This is something which is very alarming and this is something which quite need to be reformed in accordance with the modern rules of jurisprudence and constitutional requirements.

Furthermore, as already stated, Article 247 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan is the concerned constitutional provision which deals with the governance in the FATA region. It lays down a very ambiguous and very controversial status regarding the President's role in deciding the future of FATA. Where the President after having a meaningful consultation, may or may not have the very much understanding of what is happening there so the reforms which are introduced are not very much just and equitable.

So, what needs to be done? We need to understand and review the entire legal procedures. We need to understand that what role the Political Agents and Sub-Political Agents and the other related functionaries play in the administration of that area. The bureaucracy has an extended role. The rule of Federation has been decreased dramatically. This is something which needs to be addressed at a very urgent pace. Unless and until it is addressed and or brothers and sisters from FATA are given the equal rights, we will not be able to ensure the constitutional equity. Thank you very much Madam Speaker.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ انعم محسن صاحبہ۔

محترمہ انعم محسن: شکریہ میڈم سپیکر۔ پہلے ہی یہاں پر اچھی explanation دے دی گئی ہے، issue بھی بتا دیا گیا ہے تو میں لمبی بات

نہیں کروں گی۔ میں صرف اس بات کو highlight کروں گی کہ فاٹا کا جغرافیہ کافی strategic رکھتا ہے پاکستان کے لیے بھی اور افغانستان کے حوالے سے بھی۔

Pakistan in a very fragile situation right now after post 9/11 scenario, so we should reflect this that just a presidential order and presidential power is not enough. What should we do is we should make sure that there is constitutional empowerment of FATA because it status is very crucial for Pakistan to maintain its national interest. The reason for that is Pakistan should reformulate its policy on FATA in order to have a safe exit strategy from the War on Terror so that is why we should have constitutional position and status of FATA to be empowered.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم جناب توصیف احمد عباسی۔ مہربانی کرکے نوٹ کرلیں کہ یہ بھی اس تحریک کے mover ہیں۔

جناب توصیف احمد عباسی: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ فاٹا کے issue پر میرے بھائیوں نے کافی اچھے طریقے سے elaborate کیا۔ ہم نے فاٹا کے لوگوں اور ارکان پارلیمان کے ساتھ کچھ meetings بھی کیں، ان کے outcome سے متعلق میرے دوستوں نے مجھ سے پہلے بات کی ہے، میں اس پر زیادہ نہیں بولوں گا۔ میں اپنی بات کو concise رکھوں گا۔

صدرِ مملکت کے پاس بنیادی طور پر جو powers ہیں اس کے تحت فاٹا کے issues کو handle کرنے کے لیے ان کو قبائلی جرگے کے ساتھ consult کرنا پڑتا ہے۔ دوسری طرف فاٹا کے 20 ارکانِ پارلیمان وہاں کی قانون سازی میں کوئی حصہ نہیں لے سکتے۔ میں یہ suggest کرنا چاہوں گا کہ law making کے لیے قبائلی جرگہ کو replace کیا جائے فاٹا کے 20 ارکان پارلیمان کے ساتھ۔ یہ کام immediately ہونا چاہیے۔ Long term solutions تو بہت سے suggest کیے جاسکتے ہیں لیکن immediately یہ کیا جاسکتا ہے کہ صدرِ مملکت اگر فاٹا سے متعلق کوئی بھی decision making کریں تو کم از کم فاٹا کے 20 ارکان پارلیمان کے ساتھ جو کہ وہاں سے elected ہیں اور لوگوں کے representatives ہیں، ان سے مشاورت کریں۔ ان نمائندوں کو وہاں کی law making میں شامل کیا جائے۔ اس طریقے سے ان کو respect ملے گی۔ جس طرح عامر بھائی نے فرمایا کہ اپنے علاقے کے متعلق تو law making کرنہیں سکتے اور پورے پاکستان

اور دوسرے صوبوں کے لیے قانون سازی کرتے ہیں۔ تو اس لیے میں یہی suggest کروں گا۔ بہت بہت شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم جناب حفیظ اللہ وزیر صاحب۔

جناب حفیظ اللہ وزیر: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ میں اس ایوان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں مجھے دو سیٹیں دی گئیں شاید اس لیے کہ یہاں پر میں اپنے علاقے کو represent کرسکوں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جب میں یہاں آتا ہوں تو میرا اپنا آئین مجھے گونگا بنادیتا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ یہ کون سا انصاف ہے، یہ کون سا قانون ہے، یہ کون سی Islamic ideology ہے۔ یہ اگر تیرا انصاف ہے تو میں اس انصاف کا باغی ہوں۔ یہ اگر تیرا قانون ہے تو میں اس قانون کا باغی ہوں۔ یہ اگر تیری ideology ہے تو میں اس ideology کا باغی ہوں۔

میڈم سپیکر صاحبہ! میں اس ایوان کو بتاتا چلوں گا کہ ہم چونکہ یہاں جمہوریت کو promote کرنے آئے لیکن شاید ہمیں یہ پتا نہیں کہ ہمارے پاکستان میں کچھ ایسے علاقے بھی ہیں جہاں جمہوریت کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ جہاں آج بھی military rule ہے۔ جہاں پر dictatorship ہے۔ Civilians سے پوچھا بھی نہیں جاتا، اگر پوچھا جاتا ہے تو وہ جرگے کی شکل میں۔ کیا باقی جو civilians ہیں جن کو پاکستان نے ان کا حق دیا کہ جس کی 18 سال سے عمر زیادہ ہو تو وہ اپنے حق کے بارے میں کچھ کہہ سکتے ہیں لیکن میں فاٹا میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میرا جرگہ اور میرے مالکان میرے representatives ہیں جن پر میں بالکل اعتماد نہیں کرتا۔

میڈم سپیکر صاحبہ! مجھے خوشی اس بات پر ہوئی کہ اس motion میں میرا نام نہیں بلکہ کچھ ایسے ارکان کے نام ہیں جو خیبر پختونخوا سے تعلق رکھتے ہیں، جو بلوچستان سے تعلق رکھتےہیں، جو سندھ سے تعلق رکھتے ہیں، جو پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجھے خوشی اس بات سے ہوئی کہ آج ان کو پتا چلا کہ ہمارے پاکستان میں کچھ ایسے علاقے بھی ہیں جن کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ اگر ہمارا آئین ہے تو وہ ظالم ہے، اگر ہمارے حکمران ہیں تو وہ ظالم ہیں۔ آج انہوں نے یہاں یوتھ پارلیمنٹ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی۔ مجھے امید ہے کہ جب میں قومی اسمبلی میں پہنچوں گا تو یہی قیادت مستقبل میں بھی اسی طرح میری مدد کرے گی۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ محترم جناب نجیب عابد بلوچ صاحب۔

جناب نجیب عابد بلوچ: شکریہ میڈم سپیکر۔ فاٹا کے لوگ بڑے غیور اور بہادر ہیں۔ پاکستان کی بڑی خدمت کی ہے ان لوگوں نے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کے سیاستدانوں نے اس کو ہمیشہ ایک army ruled colony کے طور پر رکھا۔ میں اس پر زیادہ بات تو نہیں کرسکتا کیونکہ عامر بھائی اور حفیظ اللہ وزیر نے، جو وہاں کے نمائندے ہیں، اس issue پر بڑی clearly بات کی ہے۔ ہم اس ملک میں جمہوریت کی رٹ تو بہت لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ democracy is the best revenge وہیں یہ بات بھی سوچنی چاہیے کہ آیا democracy میں اجازت ہے کہ ایک ملک کے اندر ہوتے ہوئے آپ ایسی جگہ بنائیں جہاں کے لوگوں کو یہ حق حاصل نہ ہو کہ وہ اپنے لیے کوئی قانون سازی کرسکیں۔ ہم کس دنیا اور کس صدی میں رہ رہے ہیں؟ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر پاکستان میں ایسی جگہ کیوں موجود ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ آخر اسلام آباد کیوں rule کرنا چاہتا ہے؟ اسلام آباد کے interests کیا ہے اس میں؟ اسلام آباد اس معاملے پر کیوں ایک proper legislation نہیں کرنا چاہتا؟ وہاں PPC کو لاگو نہیں کرتی اور جرگہ سسٹم اور FCR کو ختم کیوں نہیں کرتی؟ یہ بات ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اسلام آباد کو آخر کیا مسئلہ ہے؟

میری رائے یہ ہے کہ فاٹا کو ایک صوبہ declare کیا جائے جس میں فاٹا کی ایک legislative assembly ہو اور وہاں پر جلد از جلد Political Parties Act بھی مکمل طور پر لاگو کیا جائے تاکہ لوگوں کو national cadre میں آنے کا صحیح طریقے سے موقع ملے۔ ان کے لیے گلگت بلتستان ماڈل بھی ایک اچھا ماڈل ہوسکتا ہے لیکن یہ FCR جو پتا نہیں کون سا اور کس زمانے کا قانون ہے، میں اسے totally barbaric قانون کہوں گا، اسے جلد از جلد ختم کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب عمیر نجم صاحب۔

جناب عمیر نجم: شکریہ سپیکر صاحبہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ پاکستان کے policy makers کا ایک رویہ رہا ہے کہ less privileged علاقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو قومی اور آئینی پالیسی سازی میں involve نہیں کرتے۔ اس پالیسی کو تبدیل کرنا چاہیے اور اس کے لیے constitutional amendment کی ضرورت ہے کہ ہمارے فاٹا سے تعلق رکھنے والے ارکان پارلیمان جب پارلیمنٹ میں آرہے ہیں تو ان کے پاس یہ right ہونا چاہیے کہ وہ اپنے علاقے کے لیے قانون سازی کرسکیں۔ جیسا کہ مجھ سے پہلے میرے ساتھی

ارکان نے بہت اچھی طرح سے اس issue کو discuss کیا ہے، میں صرف ایک بات کا اضافہ کرنا چاہوں گا کہ جب ہمارے یوتھ پارلیمنٹ کے ارکان اس issue کو اتنے اچھے طریقے سے raise کرسکتے ہیں تو پارلیمنٹ میں موجود فاٹا کے ارکان اس issue کو اچھی طرح سے کیوں نہیں raise کرتے؟ بہت شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ بات ہو رہی ہے فاٹا کی تو میں بھی یہاں پر کچھ add کرنا چاہوں گا کہ every inch of this country has its own administrative identity but FATA is neither province nor division. میں کہوں گا کہ یہاں صوبے ہیں، انتظامی یونٹ ہیں، فاٹا کسی صوبے کا نہ حصہ ہے اور نہ خود کوئی صوبہ ہے۔ Parliament can legislate for any province but not for FATA. یہ زیادتی ہے کہ پارلیمنٹ میں فاٹا کی نمائندگی تو موجود ہے لیکن وہ قانون سازی نہیں کرسکتے۔ سپریم کورٹ کا بھی وہاں دائرہ اختیار نہیں ہے، اس طرح وہاں کے رہائشی سپریم کورٹ میں اپنے حق کے لیے اپیل نہیں کرسکتے۔ ہمارے صدر مملکت فاٹا کے chief executive ہیں۔ فاٹا کے لوگوں کو یہ حق بھی نہیں دیا گیا کہ وہ اپنے علاقے کے لیے کوئی پالیسی بناسکیں، قانون سازی کرسکیں یا کوئی reform لے کر آئیں۔

The reason for this is that the Pakistani elites are not ready to accept the residents of FATA as a Pakistani in the same way as the rest of the country are.

پولیٹیکل ایجنٹ وہاں کا ruler ہے اور اس کو authority دی گئی ہے کہ وہاں کے rules بنائے۔ اس وقت پولیٹیکل ایجنٹ کے علاوہ militants اور military بھی law making process میں involve ہے۔

The people of FATA cannot approach to the court in case of injustice nor they can voice their grievances through political means.

پاکستان کے عوام ان کو شہری ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ جب یہ لوگ پاکستان کے دوسرے بڑے شہروں میں جاتے ہیں تو انہی کے اداروں میں جاکر اچھے اچھے grades لیتے ہیں۔

میں مطالبہ کروں گا کہ فاٹا میں reforms ہونی چاہییں اور فاٹا کو قانون سازی کا حق بھی دیا جانا چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ آپ کا۔ جناب اسامہ محمود صاحب۔

جناب اسامہ محمود: شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ میں ایوان سے کہوں گا کہ ان باتوں پر تھوڑی روشنی ڈالیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں، واقعی یہ وقت کی ضرورت ہے کہ فاٹا کے لوگوں کو آئین کے تحت actual rights دیے جانے چاہییں۔ یہ بھی وقت کی ضرورت ہے کہ FCR کو PPC سے بدلنا چاہیے لیکن I am very disappointed to see کہ ہر بندہ عجلت کا شکار ہے، ٹھیک ہے وقت کی ضرورت ہے، وقت کے ساتھ ہر کام ہوتا ہے، ہمیں اپنے seniors کو check and balance کرنا چاہیے لیکن اتنا بھی برا بھلا نہیں کہنا چاہیے کہ ہم بھول جاتے ہیں کہ پاکستان کو 1947 کے بعد کن مسائل سامنا تھا۔

فاٹا کے جغرافیہ کو اگر دیکھا جائے تو اس میں مسائل بہت سے تھے، یہ بات ادھر کے لوگ بھی سمجھتے ہیں۔ Development کے point of view سے بھی بڑے issue تھے، literacy کے point of view سے بھی بڑے مسائل تھے اور جرگہ کلچر کے حوالے سے بھی بڑے مسائل تھے۔ This is the reality and it takes time. اسی لیے اس نے اتنا وقت لیا ہے۔ ہم پاکستان کے مسائل کو ignore نہیں کرسکتے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ ہوائی باتیں ہیں۔ فلاں کام ہونا چاہیے تھا یا ابھی ہوجائے۔ ماضی میں جو کام نہیں ہوا، اس کی بہت سی valid reasons ہیں، انہیں ہم deny نہیں کرسکتے۔ ہم criticize تو کرسکتے ہیں لیکن totally اپنے seniors اور ماضی کے leaders کو برا بھلا کہنا انتہائی افسوسناک بات ہے۔ Those people are not foolish. Think tanks are also working. ہمیں پتا ہے کچھ کاموں میں دیر ہوتی ہے، لوگوں کو ان کے حقوق نہیں دیے جاتے لیکن ایک پالیسی بھی ہوتی ہے۔ جہاں تک FCR کی بات ہے تو یہ بہت پہلے بدل جانا چاہیے تھا، it is very valid point لیکن اگر نہیں ہوا تو اس کے پیچھے بہت سی reasons ہیں۔ اگر آپ فوج کے لوگوں سے discuss کریں تو بڑے valid points بتاتے ہیں۔ اگر آپ think tanks سے discuss کریں تو بڑے valid points بتاتے ہیں۔ I respect the rights of the people of FATA اور انہیں وہ حقوق فوری طور پر ملنے چاہییں۔ فوری طور پر آئینی اصلاحات ہونی چاہییں۔ یہ ہمارے معاشرے کا المیہ ہے کہ ایک علاقے کے رہنے والوں کو ان کے اپنے علاقے سے قانون سازی کا حق نہیں دیا جارہا جبکہ وہ دوسرے علاقوں سے متعلق قانون سازی کرسکتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب وقت ہے، فاٹا کے لوگ اتنے باشعور اور پڑھے لکھے ہیں کہ وہ اپنی آواز اپنے areas میں اٹھا

سکتے ہیں۔ اب وہ جرگہ کلچر اور قبائلی لڑائی جھگڑوں کے معاملات کو خود solve کرسکتے ہیں۔ لہٰذا، اب ایک proper time ہے، پہلے نہیں تھا، اس بات کو وہ لوگ خود بھی بہت اچھے طریقے سے سمجھتے ہیں۔ It does not mean کہ ماضی میں جو ہوا، وہ سب غلط تھا۔ ہاں، فوری طور پر ضرور بدلنا چاہیے اور اب وہ وقت آگیا ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Now, I would request honourable Prime Minister to make a brief statement.

محمد ہاشم عظیم (وزیر اعظم یوتھ پارلیمنٹ): شکریہ سپیکر صاحبہ۔ موضوع کی طرف آنے سے پہلے میں آپ کی تھوڑی سی attention لینا چاہوں گا۔ کل ایک ایسا incident ہوا کہ میرے ایک پارٹی ممبر نے ایک ایسی بات کی جس سے اپوزیشن لیڈر اور اپوزیشن کی دل آزاری ہوئی۔ گو میرے پارٹی ممبر کی intention قطعی طور پر کسی کو disrespect کرنے کی نہیں تھی لیکن ایسا تاثر گیا اور ان کی دل آزاری ہوئی اور اپوزیشن کے بھائیوں کی بھی دل آزاری ہوئی۔ اس بات پر میں اپنی پارٹی کی طرف سے اپوزیشن سے معذرت خواہ ہوں اور ensure کرتا ہوں کہ انشاء اللہ، آئندہ ایسا کوئی incident نہیں ہوگا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

محمد ہاشم عظیم: میں یقین رکھتا ہوں کہ آئندہ ہم دونوں parties mutual respect کے جذبے کو فروغ دیں گے، ایک دوسرے کی رائے کا احترام کریں گے اور انشاءاللہ، اس جذبے کو آگے لے کر بڑھیں گے۔

سپیکر صاحب! اب topic کی طرف آتے ہیں۔ یہ چیز کافی clear ہوچکی ہے۔ میں اسے بہت precisely define کروں گا کہ basically پارلیمنٹ کی sovereignty and supremacy اسی چیز میں ہے کہ اس کو بالادست کیا جائے۔ Presidential directives سے جب کام ہوگا تو بنیادی طور پر عوام کی حکمرانی نہیں ہوگی۔ میرے بھائی جو motion لے کر آئے ہیں، انہوں نے اسے کافی اچھے طریقے سے present کیا ہے۔ یہ کافی clear ہے، اس میں کوئی دو آراء سامنے نہیں آئیں۔اس معاملے کو آگے بڑھانے کے لیے میں propose کروں گا کہ اس کو delay نہ کیا جائے اور جلد از جلد اس مقصد کے حصول کے لیے ایک Bill propose کریں اور اس کو House میں لائیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: We may now take up item No.3. I would request Mr. Siraj Memon to kindly move the motion.

جناب سراج میمن: شکریہ سپیکر صاحبہ۔ میں درج ذیل تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں:

> "This House may discuss the need of giving the provincial status to FATA keeping in view the denial of basic political, social and administrative rights to the people of FATA and replace FCR with PPC."

میڈم سپیکر صاحبہ! جیسا کہ پورے House کے علم میں ہے کہ فاٹا ایک tribal territory ہے۔ اس کو صدر مملکت directly govern کرتے ہیں۔ یہ معاملہ ہماری former motion میں discuss ہوچکا ہے۔

I would like to say that FATA which is a tribal area with the border of Afghanistan, is still deprived of political, social and administrative rights.

یہ انتظامی اختیارات فاٹا کے لوگوں کے پاس نہیں جبکہ باقی صوبوں کے پاس موجود ہیں، یہ صورتحال وہاں پر ایک apathy create کر رہی ہے اور فاٹا کے لوگوں میں احساس محرومی پیدا کررہی ہے۔

پورے پاکستان میں آج کل نئے صوبے بنانے کے حوالے سے ایک بحث چھڑی ہوئی ہے اور میرے خیال میں یہ اچھی بحث ہے۔ فاٹا میں administration کا مسئلہ ہے۔ فاٹا کو آسانی سے انتظامی بنیادوں پر ایک صوبہ بنایا جاسکتا ہے اور اسے بننا بھی چاہیے۔ میں House سے گزارش کروں گا کہ اس پر مزید discuss کریں۔ اس پر بات اس لیے ہونی چاہیے کہ ہمارے ملک کا آئین یہ کہتا ہے، آرٹیکل 239 کی شق 4 میں درج ہے کہ اگر کوئی بھی نیا صوبہ بنایا جائے گا تو صدر مملکت نے سب سے پہلے اس provincial assembly سے assent لینی ہے۔ اس لحاظ سے فاٹا کے لیے یہ انتہائی آسان طریقہ ہے کہ وہ کسی provincial assembly سے attach or affiliated نہیں ہے۔ اگر پارلیمنٹ اس معاملے پر قانون سازی کرے تو فاٹا کو آسانی سے صوبے کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ اس سے وہاں کی تمام احساس محرومی، چاہے وہ سماجی ہوں، سیاسی ہوں یا انتظامی، ختم کی جاسکتی ہیں۔ اس طریقے سے فاٹا کے لوگوں کو اپنا بنیادی حق مل سکتا ہے۔ ہمارا دین اسلام بھی کہتا ہے اور اقوام متحدہ کا 1948 Universal Declaration بھی کہتا ہے کہ تمام دنیا کے رہنے والے لوگوں کے پاس اپنے political rights ہونے چاہییں۔ ہمارا 1973 کا آئین بھی یہی کہتا ہے کہ ہر بندہ equal ہے، اس کے پاس freedom of expression ہونی چاہیے، freedom of politics ہونی چاہیے اور اس کے پاس بنیادی rights ہونے چاہییں۔

آخر میں House سے یہ گزارش کروں گا کہ فاٹا کے صوبے کے لیے legislation کریں اور فاٹا کے غیور عوام کو ایک صوبہ بنا کر ان کا بنیادی حق دیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: عامر عباس طوری صاحب۔

جناب عامر عباس طوری: شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ فاٹا کو صوبے کا درجہ دینے کے حوالے سے ہماری کچھ meetings ہوئیں فاٹا کے مختلف اراکین پارلیمان اور وفاقی وزراء کے ساتھ۔ یہ بات سامنے آئی کہ جب ہم کہتےہیں کہ فاٹا کو صوبہ بنایا جائے تو قبائلی لوگوں جو مزاج ہے،کیا وہ ساتھ رہنے کے لیے تیار ہیں۔ فاٹا میں revenue generation کا کیا طریقہ کار ہوگا؟ فاٹا کے اندر ٹیکس کا نظام کیسے نافذ کیا جائے گا؟ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اس کو فوری طور پر ایک صوبہ بنائیں لیکن اگر اس معاملے پر کوئی Bill آئے گا تو ہم detail میں اس کو elaborate کریں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ five years کا ایک life span ہو۔

جس طرح یہاں ایک معزز رکن نے کہا کہ حالات کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، اس وقت ترجیحات اور تھیں جبکہ اس وقت ترجیحات اور ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ترجیحات کچھ نہیں ہوتیں، صرف یہی ہوتا ہے کہ آپ کے core issues کے بارے میں لوگوں کا رویہ مختلف ہوتا ہے۔ جو ruling party ہوتی ہے جس کے ساتھ فاٹا کے independent parliamentarians alliance کرتے ہیں، اس ruling party کے core issues کچھ اور ہوتے ہیں، core concerns کچھ اور ہوتے ہیں، ان کا concern فاٹا نہیں ہوتا۔ 64 سال کا عرصہ بہت بڑا عرصہ ہے جو کہ گزر چکا ہے۔ جس طرح یہاں بھی آپ نے محسوس کیا ہوگا، اگر کمیٹی بنتی ہے تو AJK اور GB کے ساتھ فاٹا کو ڈال دیا جاتا ہے حالانکہ میں ان دو علاقوں کی اپنے قبائلی علاقوں سے زیادہ عزت کرتا ہوں، میں نے آج تک اس ایوان میں کبھی بھی فاٹا کی بات پہلے نہیں کی، دوسروں کی بات پہلے کرتے ہیں لیکن اگر آپ یہاں بھی دیکھیں تو اس کو ان کے ساتھ attach کردیا جاتا ہے۔

میرا یہ مطالبہ ہے کہ اگلے سیشن میں فاٹا کے پارلیمانی لیڈر یا سیفران کے وفاقی وزیر کو بلایا جائے اور جس طرح بلوچستان کے مسئلے پر debate ہوئی باقاعدہ ایک دن مختص کرکے فاٹا کے ان مسائل پر debate کی جائے۔ FCR کا کالا قانون ابھی تک یہاں نافذالعمل

ہے۔ اس پر کافی دوستوں نے بات کی ہے، میں چاہتا ہوں کہ مزید دوست بھی اس معاملے پر بات کریں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ظفر صدیق صاحب۔

جناب محمد ظفر صدیق: السلام علیکم۔ میڈم ڈپٹی سپیکر! فاٹا کی backwardness اور problems دیکھتے ہوئے، میں سمجھتا ہوں کہ فاٹا کو ایک الگ صوبہ بنانا ضروری ہے۔ میں facts and figures کے ساتھ بتاؤں گا کہ اس کی backwardness میں کیا کیا باتیں آتی ہیں۔ فاٹا کی آبادی 35 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے لیکن اس کو صرف 7.5 ارب روپے کا بجٹ allocate ہوتا ہے جو کہ بہت کم ہے۔ اس کے علاوہ FCR کی وجہ سے فاٹا پاکستان میں proper طریقے سے integrate نہیں کر پایا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ politically اور economically backward رہ گیا۔ 9/11 کے بعد کوئی بھی senior politician فاٹا کا visit کرنے نہیں گیا۔ ہر قسم کے معاملات چاہے وہ infrastructure کےہوں، education کے ہوں، administration کے ہوں، سب آرمی کے زیرانتظام آگئے ہیں، civilian government یا عوامی نمائندوں کا کوئی کردار نہیں ہے۔

اس کے علاوہ فاٹا کے ہسپتالوں میں ہر 2,327 لوگوں کے لیے صرف ایک bed دستیاب ہے۔اس کے علاوہ 8,189 افراد کے لیے ایک ڈاکٹر دستیاب ہے۔ جہاں تک دوسری سہولیات کا تعلق ہے، صرف 43% لوگوں کو پینے کا صاف پانی میسر ہے۔ Nearly 5,000 square kilometer of area is totally inaccessible with no writ of government. میں سمجھتا ہوں کہ جب تک فاٹا کے عوام اور فاٹا کے نمائندوں کو یہ حق نہیں ملتا کہ وہ اپنی policy making میں کردار ادا کرسکیں، تب تک فاٹا کے عوام خوش نہیں ہوں گے اور باقی پاکستان کے عوام بھی خوش نہیں ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ فاٹا کے لوگوں کو الگ province دینا چاہیے تاکہ وہ اپنے معاملات اپنی مرضی کے مطابق چلا سکیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب سلمان خان شنواری صاحب۔

جناب سلمان خان شنواری: میڈم سپیکر! ہمیں دیکھنا چاہیے کہ فاٹا میں اصل صورتحال کیا ہے۔ تقریباً 40 لاکھ کے قریب فاٹا کی آبادی ہے جہاں صرف 33 ہسپتال ہیں۔ یہاں کا literacy rate صرف 17 فیصد ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں پولیٹیکل ایجنٹ، ایک بیوروکریٹ یہاں کا king ہوتا ہے۔ ایک بیوروکریٹ مجسٹریٹ بھی ہوتا ہے، بیوروکریٹ سیشن جج بھی ہوتا ہے، ریونیو مجسٹریٹ بھی ہوتا ہے اور executive

head بھی ہوتا ہے۔ یہ بیوروکریٹ پھر judiciary کے members بھی appoint کرتا ہے کیونکہ وہاں پر سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کی jurisdiction apply نہیں کرتی، اس لیے وہاں پر judiciary کے لیے جرگہ لگایا جاتا ہے۔پولیٹیکل ایجنٹ جب appoint کیا جاتا ہے تو وہ state کی مرضی سے ہوتا ہے، وہ عوام کی مرضی سے نہیں ہوتا، اس کا فیصلہ عوام کی مرضی سے نہیں ہوتا۔ اور تو اور یہاں پر عوام کو human rights نہیں فراہم کیے گئے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں اخبار نہیں publish کیا جاتا۔ پوری دنیا اور پاکستان میں یہ ایک ایسی جگہ ہے، ایسا tribal area ہے جہاں collective responsibility کے تحت پورے کے پورے village کو knock down کیا جاتا ہے۔

محترمہ سپیکر صاحبہ! اب میں FCR کے متعلق کچھ بات کرنا چاہوں گا۔ 1901 میں ہمارے حکمرانوں نے FCR کو فاٹا پر apply کیا۔ فاٹا ایک ایسا region تھا جو ان کے control میں نہیں آرہاتھا۔ انہوں نے collective responsibility کے ایسے laws apply کیے جنہیں آج draconian laws کہا جاتا ہے۔ فاٹا گو کہ پاکستان کا ایک حصہ ہے لیکن ہم نے فاٹا سے ان laws کو ختم نہیں کیا۔ ہم بھی ان کو انہی laws سے govern کرتے ہیں۔ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل 4 جو ہمیں ایک بنیادی حق کے متعلق بتاتا ہے that is right to be treated in accordance with law. اس حق کو FCR نے deny کیا ہوا ہے۔ ان کو court of law میں try نہیں کیا جاسکتا۔ ان کے پاس کوئی right نہیں ہے۔ آئین پاکستان کا آرٹیکل 9 ہمیں security of persons کے متعلق حق دیتا ہے۔ Article 10, safeguard to arrest کا حق دیتا ہے۔ یہ قانون بھی ان کو فراہم نہیں کیا گیا۔ کوئی بھی، کسی بھی وقت ان کو بغیر کسی charge کے arrest کرکے لے جاتا ہے۔ Article 14, prohibition of torture کے متعلق بتاتا ہے جبکہ وہاں torture allowed ہے۔ آرٹیکل 24 ہمیں right to property کے متعلق حق دیتا ہے جبکہ ان کی پراپرٹی state کسی بھی وقت لے سکتی ہے۔ Article 25, equality of citizens کے بارے میں ہے جبکہ FCR کا سیکشن 6 کہتا ہے کہ لوگوں کو کوڑے مارنا allowed ہے۔ سیکشن 23 کہتا ہے کہ اگر کہیں dead body پائی جائے تو اس پورے village کو fine کیا جائے گا۔ FCR کا جو سب سے زیادہ draconian law ہے جو کہ اس کو monstrosity بنا دیتا ہے وہ ہے clause 21 جو کہ collective punishment سے متعلق ہے۔ اس law کے تحت اگر میرے

بھائی نے قتل کیا ہے تو اس کی بیوی، بچوں سب کو جیل میں بند کیا جائے گا irrespective of their age.

2004 میں ایک تنظیم Society for the Protection of the Rights of Children نے ایک رپورٹ لکھی تھی جس میں انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاکستان میں ایسی جیلیں بھی ہیں جہاں فاٹا کے لوگ، عورتیں، دو سے تین سال کے بچے، 70 کی تعداد میں اس طرح کے بچے پائے گئے جو جیلوں میں بند تھے۔ ان کا جرم کیا تھا؟ کسی کے باپ نے اور کسی کے بھائی نے کوئی جرم کیا اور وہ فرار ہوگیا۔ یہ ان کا جرم تھا۔ دو تین سال کی عمر میں انہوں نے جیلوں میں کئی راتیں بلکہ چھ چھ مہینے اور دو دو سال گزارے۔

سپیکر صاحبہ! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فاٹا کے لوگوں کا کیا قصور تھا کہ ان پر سے گوری چمڑی ہٹی تو brown چمڑی کے rulers ان پر مسلط ہوگئے۔ ان کا کیا قصور تھا کہ ان کے اپنے بھائیوں نے، میں نے اور آپ نے ان کے ساتھ ناانصافی کی۔ ایک سوتیلی ماں بھی اپنے بیٹے کے ساتھ اس طرح کا سلوک نہیں کرے گی جس طرح پاکستان نے اپنے لوگوں کے ساتھ سلوک کیا ہے۔ میں اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ انسانی بنیادوں پر آپ براہِ مہربانی فاٹا کو صوبے کا درجہ دیں۔ فاٹا کے لوگوں کو ان کے rights دیں خواہ ساٹھ سال بعد دیر آید درست آید کے مصداق ہی دیں۔ بہت شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ سیپ اختر صاحبہ۔

محترمہ سیپ اختر چنر: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ ہم سب جانتے ہیں کہ FCR کو PPC سے replace کرنے کی ضرورت ہے۔ میں PPC کے کچھ benefits بتانا چاہوں گی۔ PPC میں fixed punishments ہوتی ہیں، جرگہ کے mood پر depend نہیں کرتا اور نہ ہی judges کے mood پر depend کرتا ہے۔ ان کا mood خراب ہے تو وہ کسی کو زیادہ سزا دیں یا کسی کو کم۔ PPC اسلامی قوانین اور انگلش قوانین کو mix کرکے draftکیا گیا ہے اور اس میں almost ہر crime کو cover کیا گیا ہے۔

(اس موقع پر جناب سپیکر (جناب وزیر احمد جوگیزئی) نے کرسیٔ صدارت سنبھالی)

محترمہ سیپ اختر چنر: PPC کے تحت cross questioning ہوتی ہے چاہے وہ complainant ہو۔ وکیل cross questions کرسکتے

ہیں۔ Evidence چلتی ہے، witness چلتے ہیں، ایک proper time frame میں پورے کیس کو study کیا جاتا ہے۔ فوراً سزا نہیں دی جاتی۔ اگر سزا غلط ہو تو اس کے لیے ایک right to appeal ہوتا ہے۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ سیشن کورٹ نے غلط سزا دی ہے تو وہ ہائی کورٹ میں جاسکتا ہے۔ ہائی کورٹ ان کی بات نہیں مانتی تو وہ سپریم کورٹ تک جاسکتے ہیں، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ chance دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک new law ہے کہ family laws جلدی dispose of ہوجاتے ہیں چاہیے کسی بھی طرح کا کیس ہو۔

آخر میں کہنا چاہوں گی، ہم سب پاکستان میں women empowerment کی بات کرتے ہیں، فاٹا کی women empowerment ایسے ہوسکتی ہے کہ وہاں PPC نافذ کیا جائے تو وہاں بھی عورتیں جج بن سکتی ہیں جب کہ ابھی جرگہ میں کوئی عورت جج نہیں ہوتی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: توصیف عباسی صاحب۔

جناب توصیف احمد عباسی: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ میں مختصر بات کرنا چاہوں گا۔ چونکہ فاٹا کی بات ہورہی ہے اور نئے صوبوں کی بات ہورہی ہے تو ہم سوچتے ہیں کہ نئے صوبے کی آواز basically کیوں اٹھتی ہے؟ اگر ایک ملک میں 80 فیصد سے زیادہ لوگوں کو development کے مواقع نہیں ملیں گے جس طرح کے باقی کے 20 فیصد لوگوں کو ملتے ہیں، تو الگ صوبے کی آوازیں تو اٹھیں گی۔ میں ایک چھوٹی سی example دینا چاہوں گا۔ اگر میں پنجاب کی بات کروں تو پنجاب کے ایک ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازی خان کو per capita ترقیاتی فنڈ کے سلسلے میں سالانہ 250 روپے دیے جاتے ہیں جبکہ اسی صوبے کے شہر لاہور کو -/3,500 روپے per capita development کے لیے ملتے ہیں تو ایک بہت بڑا difference پیدا ہوتا ہے۔ اسی کے باعث پھر صوبے کے اندر problems سامنے آتی ہیں اور اسی کی وجہ سے پھر نئے صوبوں کے لیے آوازیں بھی اٹھتی ہیں۔

جہاں تک فاٹا کی بات ہے تو فاٹا کو ضرور صوبہ بنانا چاہیے۔ میں اس motion کی مکمل حمایت بھی کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اس تحریک کو pass کرنے کے بعد، basically ا س کے provincial status کو define کرنے کے لیے اور اس کی working کے لیے، فاٹا کے امور پر جو کمیٹی ہے اس کو refer کم از کم یہ چیز کی جانی چاہیے کہ جو basically وہاں کی dimensions طے

کی جائیں کہ اس صوبے کے resources کیا ہوں گے، وہاں پر tax collection کیسے ہوگی۔ وہاں پر جو development required ہے، اس کی کیا dimension ہے، کتنی development required ہے، اس کے لیے کیا طریقہ کار اپنایا جانا چاہیے۔ اس کے علاوہ وہاں کے قدرتی وسائل اور زراعت وغیرہ کی صورتحال کیا ہے۔ بنیادی طور پر یہ وہ تمام چیزیں ہیں جو کوئی بھی صوبہ بناتے وقت اپ کو دیکھنا پڑتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی دیکھنی چاہیے کہ اس صوبے کے rights as compared to other provinces کیا ہیں۔ یہ چیزیں آپ کو define کرنا پڑتی ہیں۔ یہ چیزیں define کرنے کے بعد پھر آپ کسی حل تک پہنچتے ہیں کہ ہاں، اس صوبے کا بننا جائز ہے۔ میرے خیال میں next session تک ہمیں وقت دیا جائے تاکہ ہم اس معاملے پر کام کرسکیں اور ایوان کو مکمل رپورٹ پیش کرسکیں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Honourable members, our guest for this morning Mr. Riaz Khokhar has arrived. We will continue with this debate after we hear Mr. Riaz Khokhar on his speech. Riaz Khokhar is one of the ace Foreign Office's officers. The litmus test for an Foreign Office's officer is that if he has served Delhi or if he has served Washington, if these two offices are being handled, then he is an ace. In Riaz Khokhar's case, he has served Peking also, that makes him an exalted position and one of the best Foreign Office craftsmen that we have produced amongst some other. You are fortunate today to hear him on one of the most burning topics that we are all concerned is the "Pak-American Ties" and here we have Riaz Khokhar.

(The Members thumped desks and gave a standing ovation to Mr. Riaz H. Khokhar, Former Foreign Secretary of Pakistan)

جناب ریاض حسین کھوکھر (سابقہ سیکرٹری خارجہ پاکستان):

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Honourable Mr. Jogazai, young parliamentarians, I consider it a great privilege to be here this morning to speak to you about Pakistan-US relations. I have twenty minutes and I will try and compress as much as possible.

Well, historically speaking, there are two or three phases of Pakistan-US relations. The first phase is from the time of Pakistan's independence to 1965. In this period, broadly there are two sub-divisions. I said 65 because 65 itself is a landmark. During

this period, first of all I would like to disabuse a historical myth about how Pakistan-US relations were used by our late Prime Minister, Liaqat Ali Khan. The myth is that he was extended an invitation from the Soviet Union but according to this myth, he used the Soviet invitation to get an invitation to the United States. That's wrong. It is wrong because the Soviets did invite the late Prime Minister but they did not follow up with the invitation. So, to say that he used the Soviet invitation to get a US invitation is basically wrong.

However, as you know our late Quaid had basically ordained that Pakistan should establish friendly, cooperative, solid economic relations with all countries in the world. Now as you know, United States after the 2nd World War emerged as the major great power. In fact, at that time, it was not given the status of a super power but it eventually rose to become a super power. In fact, now it is the only hyper super power at the moment. Pakistan had no choice but to establish good relations with the United States and we shared certain commonalities, values, freedom, democracy and human rights and things of that nature.

However, as you know Pakistan emerged in 1947 but we had inherited several serious problems with our neighbour which is India. With the deep sense of insecurity and as you know we had a very first war in 1948 with India over Kashmir, so the sense of insecurity with Pakistan was very deep. As a result, Pakistan thought that the best option for Pakistan at that time was to seek some degree of security by entering into certain relationship with the United States. So, we entered into a bilateral relationship; then we entered into an alliance with the United States, SEATO and CENTO which were basically directed at the Soviet Union. We felt that by joining these alliances, Pakistan could get some security. Americans thought that it was necessary to have Pakistan in these alliances because it served their purpose of containing the Soviet Union. So, we had different objectives. As a result, obviously there were disappointments on both sides. They were disappointed with us and we were disappointed with them but we did get some advantages in terms of economic and military assistance.

Eventually, we left these two alliances because they didn't serve our purpose, the United States was partially satisfied with us but as a result, we offended two other major powers. Soviet Union

was unhappy with us and China was somewhat unhappy with us but they showed a much greater understanding of our difficulties why we had joined the SEATO and CENTO. I think it was to our benefit that we left these alliances and also some of the Muslim countries were not very happy about our participation in these alliances.

Now, let me jump to 1965, 65 was a huge disappointment. We were considered a major ally of the United States but in the 1965 War, United States imposed military sanctions against Pakistan because we were getting military assistance from the US, we were getting military equipment from the US but by and large, the sanctions against Pakistan were very disappointing.

Then comes 1971, again largely we were responsible for the mess that we had created ourselves in East Pakistan and the military action to a deep alienation between the people of West Pakistan and East Pakistan. It resulted in a war and India took the advantage, interfered, not only interfered but intervened physically and decimated Pakistan into two. At that time, there was again a lot of another myth that the American 7th Fleet was going to be in the Bay of Bengal and that would be a sort of assistance for Pakistan. Even that is not really true. While the Fleet was there, United States did not actually help Pakistan. By being adopting a semi-neutral position, US was in fact helping the break-up of Pakistan. Even in the United Nations, United States was not all that helpful but behind the scenes, the understanding that was struck with India by the United States was Unites States would be deeply against the idea of Indian Armed Forces taking action against West Pakistan. So, in a kind of negative way, United States actually intervened but it created several problems between Pakistan and the US.

The period from 1971 to the late 90s is again very interesting. Pakistan remained an ally of the United States. The most important aspect in this particular period is the invasion of Afghanistan by the Soviet Union and how Pakistan responded to it, how Pakistan then got involved in the Mujahideen struggle in Afghanistan. So, that brought us back into a relationship with the United States and some other western countries. US, Saudi Arabia and many other countries funded the campaign against the Soviet Union. As a result, as you know, the Soviets eventually left but what the tragedy. We suffered a lot and the United States left

Pakistan holding the baby. They just suddenly left because their interest had been served and United States felt that it is no longer its responsibility. They regret this decision.

So, while we did conduct the Jihad in Afghanistan with the support and backing of the United States but they abandoned us. So, that feeling remained with Pakistan. As a result of that, instead of being grateful to Pakistan, they imposed further sanctions against Pakistan. Now, in this period that I am mentioning post 71, one of the major problems between Pakistan and the United States was about our nuclear programme. As you know, the Indians conducted a nuclear test in 1974 and Pakistan then, under the leadership of Prime Minister Zulfiqar Bhutto, came up with a nuclear programme and this became a major bone of contention Pakistan and the United States. United States did not want Pakistan to embark on a nuclear programme and of course, here is a lot of controversy, we kept saying it was peaceful and the United States kept questioning that it was not peaceful. It created a lot of tension and our relationship was very barren other than the fact that they imposed sanctions on Pakistan but for using Pakistan during that period, they were taking an ambivalent position but in reality they were opposed to our nuclear programme.

So, I am talking of now the period 1990 onwards. I can tell you that I was Ambassador in Washington in 1997-99. This was one of the worst periods of Pakistan-US relations because we were under sanctions for just about everything whether it was human rights or whether it was our nuclear programme or whether it was sanctions against Pakistan on arms. It was a sort of an arms embargo. This was the period when the United States had also frozen our equipment. If you recall, perhaps in the early 90s, we had ordered several F-16 Aircrafts but the United States since it had imposed a ban and imposed and embargo, did not release those aircrafts nor did return the money to Pakistan.

So, I can tell you in 1997, when I arrived in Washington, I came to the conclusion that this is a very strange position. They are neither giving us the arms nor are they returning our money. So, I recommended to the Government that the best course of action for us to do is to take the United States to court. Now, there is no such thing as going to an international court on an issue like this, so, we decided that we will take the United States to court in the United

States. The rationale was very simple. Our case was very strong. Now, here is a country that believed in free enterprise, freedom, free economy and so and so forth and yet it had done something that was unacceptable. If you sell something, then you give to the person an if you don't want to sell, then you return the money. I mean that is a simple principle. So, when we took up this matter with the US State Department, I was summoned by the Secretary of State, Madeleine Albright and she said, "do you realize the consequences and the implications of suing the United States?". I said "yes, I do realize that." She said "it will have a very bad impact on our bilateral relations." I said "we are quite aware of all that." She said well the case can drag on for thirty or forty years and whatever claim that you are making with regard to the F-16s, may become meaningless. So, I said the reason why we are taking you to court is because we have trust and confidence in the US judicial system and that they will do the right thing. We are prepared to face the consequences.

Now, we had issued a notice to them but President Clinton, who was a very smart man, I mean a very smart President, realized that they are going to lose the case. As himself being a lawyer, he said to Prime Minister Nawaz Sharif then, that look we know our case is weak but we can drag this matter and you will be the loser in the sense that at the end of the road, you might not be able to recover the amount that you are talking about because a lot of this money will go into lawyer's fees. Lawyers in the United States are extremely expensive. What I want to emphasize is that he came up with a solution. He said, all right, let us have an out of court settlement and out of court settlement is usually on the basis of 70:30. So, Prime Minister Nawaz Sharif accepted that and as a result, we were able to get some cash back as well as some payments were made in the form of goods like wheat and things of that nature.

Let us get to 1998, we exploded our nuclear devices after India, that in itself became another big complication between Pakistan and the United States. Again, we were under sanctions for a number of things. Now, the US was unhappy about the military coup of President Musharraf because President Musharraf at that time, became an international pariah. The United States was not happy about the coup, the United States was also not happy about

the Kargil Operation which President Musharraf carried out because in the context of nuclear proliferation and nuclear debate in the world, we were seen as a country that was extremely irresponsible. After having conducted nuclear experiments, for Pakistan to have taken a kind of military excursion in Kargil, was seen as a great act of irresponsibility for a nuclear power. So, that stigma has stayed on with Pakistan.

Anyway, President Musharraf that the 9/11 incident provided him a new opportunity to legitimize himself because he was seen an international pariah and if you remember, President Clinton came to Pakistan and he even declined to shake hands with the President or be photographed. I mean he must have shaken hands with the President but he declined to have it photographed. So, you can see what kind of attitude the US had towards us. So, 9/11 provided the President with this opportunity to legitimize his regime and then quite honestly, he became a major international star because the West needed Pakistan for action against Afghanistan. Now, neither Afghans nor Pakistanis were involved in the 9/11 incident nor was Iraq. But the United States took military action against Afghanistan and removed the Taliban government. So, we entered a new phase.

In the 9/11 incident, the United States quietly honestly and for understandable reasons, was a very angry super power. It could have done anything at that particular time. Now, what we did is that we had no choice but to respond to the international community, not so much to the United States. Our responsibility was heavier in regard to the United Nations because UN resolutions were passed against terrorism and any country that did not cooperate, could invoke international sanctions. So, Pakistan's responsibility was to ensure that it helped and principally, in ensuring that its territory was not used against another power. That was the principal responsibility of Pakistan. However, the President responded most favourably and comprehensively and met not only their conditions but to the surprise of the Americans, far more opportunities were provided to the United States for cooperation against the war on terrorism.

Now, here is where the problem is. While we did have responsibility but we decided or the then President decided to give the United States a blank cheque. Now, what we have to

understand is that we entered into a relationship with a super power. By the very nature of it, the relationship was unequal. The United States is a very big power, military power, nuclear power, an economic power, a technological power, whereas Pakistan is relatively a small country, a medium size country, has very serious economic issues and all sorts of things. So we should have very clearly defined what kind of relationship Pakistan is entering into with the United States instead of an open ended blank cheque. When you are dealing with a super power, you are dealing with the very mean power. When it comes to national interest of any country and particularly of a super power, they are ruthless. So, instead of defining and drawing as we call red lines, that we will do this but we will not do that, we did not do that. That is why today that you see that we are in so much mess with the United States.

Instead of going into more details, Mr. Bilal had listed a few questions which I am supposed to address, so I will not take more than ten minutes so that you have enough time to ask further questions.

- Why is US friendship in the interest of Pakistan?

US friendship is important for the simple reason that it the sole super power. It is better to be on their right side than being on their wrong side. Apart from that, Pakistan has very heavily depended on the United States for economic assistance, not only direct bilateral economic assistant but also American support with international financial institutions whether it is the World Bank or IMF. So, whenever we are in trouble, we inevitably run to Washington to be bailed out.

Secondly, US has interests in this part of the world. Now, here I want to explain some very important thing. The question is are Pakistan's strategic interests compatible with the US interests. Well, at least in my personal opinion, they are not. First of all, the United States has not really accepted Pakistan as a nuclear power. Secondly, Pakistan has very deep strategic equation with China. That in itself is something United States is little wary of that relationship. Thirdly, we have a relationship with Iran. Iran is a neighbor of Pakistan, we have a civilization relationship with Iran and United States has very complicated relations with Iran. Most important, Pakistan's relations with India have always been a

complicating factor in our relationship with the US. The United States even in the 50s, even in the 60s and even in the 70s, throughout, was very keen to establish relationship with the India. It was just at that time, Indian Government headed by Nehru and subsequently by Indra Gandhi, were not so keen and they were closer to the Soviet Union. As I said the object of love for the United States in this region was India.

So, the question is a deep strategic relationship between the United States and India cannot be in our interest. So, this has been a kind of a stumbling but as I said United States is a super power, United States has interests in the region, the question is we have to guard our national interests. What is our national interest? I mean a lot of debate is going on that we should reduce the size of the army, only day before yesterday, Nawaz Sharif made this proposal that we should withdraw from Siachin unilaterally. I regret to say our politicians have shown a degree of irresponsibility. The question is, has India conceded anything? Let me tell you I have served in India for ten years. I have not met one single Indian in my life, having served in India for ten years, who would conceded even one millimeter to Pakistan. So, that is something that is before us but if you start making one sided concessions whether it relates to trade or whether it relates to economic relations or whether it relates to Siachin or whether it relates to Kashmir, all these things have a very deep impact. Now for President Zardari to say oh let us forget about Kashmir, why should Kashmir be an obstacle to good relations between Pakistan and India. I am sorry. There is a very deep relationship. He is wrong, his absolutely wrong just as President Musharraf was wrong.

(Desk thumping)

Mr. Riaz H. Khokhar: President Musharraf was the first Pakistani leader who actually diluted the opposition on Kashmir by saying publicly that the UN resolutions are irrelevant. I can tell you that it is my responsibility as Foreign Secretary to tell him he was wrong. I am on record as having said that you are wrong and you are diluting the position of Pakistan on Kashmir because our entire position on Kashmir rests on the UN's resolutions. When the Independence took place, India didn't care damn about the Independence Act by invading and occupying Kashmir. When we went to the United Nations, it was the UN that gave us that

position that we are a party to the dispute. My question is simply this, Pakistan has no right to barter away the rights of the Kashmiris, so simple. They have to decide whether they would like to give up the UN's resolutions or whether Pakistan can abdicate its position and enter into an economic relationship with India. So, what I am trying to say is the problem for Pakistan today vis-à-vis United States is that Pakistan is being constrained and is being forced to take a course of action in regard to India where your position remains compromise and you accept existing realities.

کہ بھئی کشمیر کو بھول جائیں، اس کا تو کوئی حل ہی نہیں ہے۔

In that context, we are being told that we should improve our trade, we should have people to people contacts, we should normalize our relations with India and India should play a much bigger role in the region. In fact, the United States would like to give much greater responsibility to India to play a role in this region, in South Asia and in Afghanistan.

- Is Pakistan really a weak ally in the war against terrorism?

Well, se are not a weak ally. We tried to play the role that we could but you know, once you give the rope to a major power like United States, it is very difficult to retract your position. They are violating your sovereignty, they are attacking Pakistan in FATA with drones about which Pakistan can do nothing but my own view is, I am sorry our leadership is totally involved. If you have read Wikileaks, they have repeatedly said that the Prime Minister and the President, I would not say and we won't use the word "green light" but they certainly winked, they said all right you go ahead and we will deal with this issue in the government.

Let us come finally to the present situation, the parliamentary debate that has taken place. Now four months for a review for relations with United State, at least in my humble opinion, is absolutely absurd unless we were trying to adjust by time. Four things have happened. First, of course, you remember the Raymond Davis issue when an American agent was involved and the people were killed. We handled that very badly. We gave in to the United States. Then you had the incident of May 2 which is Osama Bin Laden was discovered in Abbottabad and US took military action and we felt very humiliated. Third of course, major incident is now the Salala incident where 24 Pakistani soldiers

were martyred in an unprovoked military situation. In fact, our evidence is that the United States deliberately did that. So that ended up in this question of cutting off of supplies and removal of bases and so and so forth.

Now, the question is what are the conditions. No.1, we are now seeking, instead of demanding we are now seeking that the drone attacks should seize. Let me tell you, out of my own experience with the United States, they will not give up use of drones in the FATA region. No.2, I don't see them apologizing now. Now, even if they apologize now, it is four months too late. Apology would have sense and meaning if it was done immediately but even if they apologize, they continue to say that our reports, or investigations have established that it was Pakistan that provoked the military action.

لہٰذا، میں نہیں سمجھتا کہ اس معافی کے مطالبے میں کوئی جان ہے۔

Gradually, I think the whole strategy is to forget about it.

- Whether we should allow them to resume the access for supply of containers etc. to Afghanistan through Pakistan?

I think we will have no choice. We will have to agree to it but we have conditioned it by saying, ok, you can take chewing gums, chocolates, water and so and so forth but no lethal military equipment and the United States has told us that they have not been using these facilities for the transfer of arms or heavy equipment. Please don't buy this. How are you going to check? Are you going to check every container? Have you done this in the past? This is a strange country in which 50,000 containers disappeared for which we have no reason to explain. Now, you see what a mess this country is in today. Forget about the terrorism part, look at the law and order situation, whether it is Karachi, Gilgit Baltistan, the FATA region or even Islamabad. The question is why hasn't the Government made an effort to find out where these 50,000 containers went.

All other conditions, we will continue with our nuclear programme and it should not affect our position, the FMCT, vis-à-vis India. This is not relevant to the relationship with the United States. The key to the whole problem today is what is going to happen in Afghanistan. Which way the cat will jump? Whether there will be peace and stability in Afghanistan or not? A very

difficult question and I have the feeling we are not even prepared for it. If the United States leaves suddenly, there will be chaos. Prospects of a civil war in Afghanistan are rather bright. Now, I would say that we should help the United States exit from this region. It is not in our interests to see the United States settle down because they say while we will withdraw from Afghanistan, we will take away our forces but we will still retain bases in Afghanistan. Why? For what? Because their long term objective are, containment of China, containment of Iran, probably containment of Pakistan because they see Pakistan as the Oxford/Cambridge of terrorism, they see Pakistan as the haven of all the problems, they see Pakistan as a country that is proliferating nuclear arms. That is not true but it is a question of building up perceptions. It is a question of propaganda, convincing the international community that this is a country which is a rogue country and we all have to gang up, we all have to cooperate to contain this country. So, my own feeling is that the future relationship between Pakistan and the United States is going to remain complicated. Now, whether we send Hina Khar or whether we send the Prime Minister or the President goes to Chicago, I don't see these problems are going to be sorted out easily.

Now, let me ask this question what if they continue with the drone attacks? Please don't forget this is election time in the United States. President Obama cannot afford to be seen to be apologizing to Pakistan. The opposition, the Republicans will make mincemeat out of it. So, what I am trying to say is that this situation is complicated. Now, whether the problem should have been taken to the Parliament or not? I am not in favour of taking the matter to the Parliament. They have come up with consensus. The question is whether they will be able to retain this consensus. The question whether we will be able to get all the factors that we have listed, whether we will get them implemented in letter and spirit. It is the responsibility of the Chief Executive of the country to make the policy by consulting all relevant stakeholders whether it is the foreign office, the intelligence agencies or the army or whatever. Take the policy to the Parliament and say well, you know we have come up with this thing and I appeal to you in national interest to cooperate with us. Now, I don't know how this so called consensus has been worked out. What I am trying to say

is that the Prime Minister should have taken the matter to the Parliament, made a thundering speech that this is what our national interest is, please come on board but to leave it to a committee

اب کیا کریں گے؟ خارجہ پالیسی کا ہر معاملہ پارلیمنٹ میں لے کر جائیں گے تو پھر کام کیسے چلے گا؟ دیکھیے چار مہینے تو لگ گئے ان کو اور ابھی بھی review مکمل نہیں ہوا۔

We don't know where it is going to end and what is the United States going to say. So, far, the United Sates has taken a very cautious position.

امریکہ کا یہ خیال ہے کہ اِنہوں نے تیاری نہیں کی ہوئی۔ اُنہوں نے ساری تیاری کی ہوئی ہے۔ ہر محکمے نے اپنا کام کیا ہوا ہے، ہر محکمے نے اپنے draft بنائے ہوئے ہیں اور امریکی سفیر نے مجھے سے خود کہا کہ ہمارے لیے سب سے بڑی پریشانی یہ ہے کہ آپ کی حکومت میں نہ capacity ہے، نہ capability ہے۔ ان حالات میں کس قسم کی discussion ہوگی؟

So, I just would like to leave it there and I just want to stress one thing. Relationship with the United States is important but we don't have to be their supplicants. We don't have to be their beggars. We don't have to be a door mat to the United States. It is in our interest to have good relations with them but it is not in our interest to become a door mat. Similarly, it is in our interest to have good relations with India, we should try and improve our relations with India but it is not in our interests to become their door mat. If you give them an inch, they will ask for a yard. Thank you.

(Desk thumping)

Mr. Speaker: Thank you sir for your illuminating address. Would you like to take some questions? The honourable guest has agreed to take some questions. Be precise and exact. Don't make a speech and ask intelligent questions. Thank you.

Mr. Ubaid ur Rehman: Thank you. Mr. Ambassador, I have gone through all of your presentation and very enlightening comments about history. What I have seen is that throughout Pakistan's history, there are very different opinions about what Pakistan wanted and what Americans wanted. Pakistan wanted security from India, Americans wanted containment of USSR throughout that period from 1947 to the 1990. That difference of

opinions made Pakistan say that initially the Americans are going to come for Pakistan's help. That was actually absurd and our politicians and our strategy makers did not even enlighten the public that these alliances are not meant for India, these alliances are meant for Soviet Union.

I want to say that we deceived Americans on our nuclear programme, we said that we are actually not doing something crazy, we said that you have to pass the Symington Amendment and afterwards that, American President had to declare that Pakistani's are actually not developing any covert nuclear capability but actually we were. From the nuclear times, from that particular time and even now, the Al-Qaeda is being captured near Abbottabad.

The question I want to ask is that we have also deceived the Americans, we are not that much innocent in our own selves, this is not that Americans are mistrusting us for no reason. This is my question.

Mr. Riaz H. Khokhar: Let me answer that very quickly. Please remember one thing. The most important aspect in foreign policy is the defence of your national interests. What is your national interest? Your national interest is to defend Pakistan's integrity/sovereignty, protect its economic interests and establish normal, friendly, cooperative relations with as many countries as possible. This is your national interest.

Now, why did Pakistan go nuclear? Pakistan went nuclear for the simple reason because we continued to feel insecure and we had an idea that India was embarking on this programme. Now, if I had to lie for the sake of my nuclear programme, I would do it ten times. I don't care what the United States thinks. If I am convinced that it is in Pakistan's national interest to have a nuclear weapons programme, I would really care but we went through a very difficult period. Yes, we lied, we robbed, we cheated but we got what we wanted. I can tell you that you are secure today only because you have nuclear weapons otherwise, I can tell you, I have served in India for ten years and you know there is a lot myth making going on in Pakistan, there are set of journalists, there are set of so called intellectuals, there are also retired diplomats who have embarked on a campaign, India is no longer a threat to Pakistan, India has gone a way ahead, India is not pushed by

Pakistan anymore, they think we have arrived and they are in the league of a great power and may become a super power. This is all a lot of nonsense.

I can tell you a former Indian Army Chief who is now dead, told me in my house in Delhi, “I want to tell you young man, something that you should not forget. If India gets an opportunity, it will destroy Pakistan. If you get an opportunity, you will not be able to do a damn thing.” Keep this thing in mind. I also advocate that we should have good relations with India but at what expense.

اس قوم کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آپ نے کیا قیمت دینی ہے۔

What price are you willing to pay? Are you willing to become a Bhutan to India? Are you willing to become a Nepal to India? Are you willing to become a Bangla Desh to India?

میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ہندوستان کا اس علاقے کے کسی بھی ملک کے ساتھ رشتہ اچھا نہیں ہے۔

Those countries resented. It is just that we were a little more outspoken but let me tell you and let me make this prediction, we are fast becoming a Bhutan when it comes to India because of the policies that our people are following at the moment. When, a leader of a country says that India is no longer a threat, let me remind you of the statements President Zardari made, when we had tension with India.

انہوں نے کہا ان کے جہاز غلطی سے آگئے۔ آپ کو یاد ہے؟

Then he said that Pakistan will not be the first to use the nuclear weapons.

پھر انہوں نے کہا ہمیں ہندوستان سے ہر شعبے میں رشتہ قائم کرنا چاہیے

In fact if necessary, we should put Kashmir aside and move forward in other relationship. No responsible leader would make these kind of statements. No Pakistani leader has made these statements in the past either. So, the question is if you appease India, if you try and let me use a sort of a vernacular word, suck up to India, you will be in trouble.

لیکن اگر آپ ان سے برابری کی بات کرنے کی کوشش کریں، اگر آپ equality basis پر ان سے بات کرنے کی کوشش کریں تو پھر اسی میں آپ کی survival ہے، دوسری صورت میں آپ مشکل میں پھنس جائیں گے۔

Malik Rehan: As Pakistan is fighting in war on terror without any interest, is this moral way to respond to terrorism? The Army has been pitched against the people of Pakistan in the service of US which is the biggest terrorist of the day. Is this moral way to respond to terrorism?

Mr. Riaz H. Khokhar: Look, I don’t know if you have ever heard me before, I can tell you that I have spoken on television programmes that war on terrorism is not Pakistan’s war. Please don’t forget you joined this whole effort because you wanted economic assistance and military assistance. Now, there is no such thing as free lunch. In this game, major powers are always very selfish. انہوں نے آپ کو ایک ٹھیکہ دیا ہے اور آپ نے اس ٹھیکے میں صحیح کام نہیں کیا۔ So, they think they have a right to kick your backside. They have a right because they have paid you. اگر آپ ایک غیرت مند خارجہ پالیسی بنانا چاہتے ہیں تو جناب! اس کا ایک راستہ ہے۔ The way is that you start relying on yourself. یہ کہنا کہ عوام قربانیاں دے، میرے خیال میں یہ بہت بڑی nonsense ہے۔ عوام کے پاس اب رہا کیا ہے جو وہ قربانی دے۔ قربانی تو ہم لوگوں کو دینی چاہیے جو اس ملک کے elites ہیں۔ Whether you are a businessman or major landlord, the leadership has not shown the gumption to sacrifice. You look at the way they live. میں ساری دنیا میں گھوما ہوں، 126 ملکوں میں گیا ہوں، I cant tell you, no President of a country or a king or a queen, no Prime Minister in any country of the world lives like the way our people live. امریکن صدر کے convoy میں سات گاڑیاں ہوتی ہیں۔ہمارے پرائم منسٹر کے convoy میں 80 گاڑیاں ہوتی ہیں۔ What I am saying is you have to change your lifestyle, you have to make the sacrifices. If you want an independent foreign policy, only that is possible. Now, we have a responsibility on war on terrorism and that is to ensure that our territory is not used against another country. یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر ہم اسے پورا کردیں تو کوئی آپ کی طرف انگلی نہیں اٹھا سکتا۔

Secondly, self reliance. People don’t pay taxes. I pay Rs.80,000/- a year, I am a retired government servant. The Prime Minister of Pakistan pays Rs.5,000/-. I am not so sure whether he has paid that also but I am just trying to say

سوال صرف یہ ہے کہ عوام سے قربانیاں کیوں مانگتے ہیں آپ، بھئی ان کے پاس رہا ہی کیا ہے؟ Look what is happening on your television programs. لوگ بچے بیچ رہے ہیں، لوگ خودکشیاں کررہے ہیں، all sorts of things are happening. So what I am trying to say is if you want an independent foreign policy, if you want to have a policy where your interests are well-guarded, you talk about self respect, you talk about preserving your integrity and sovereignty, then you have to stand on your own feet. Please don't believe that any country in the world, whether even if it is China, nobody will come to your help when the chips are down.

Mr. Speaker: Mr. Waqar.

Mr. Muhammad Waqar: Sir, Army is a major stakeholder in foreign relations of Pakistan and Army's argument for being insecure mandated them clearly to regulate policy decisions which essentially followed ideology instead of realism. If executive has to decide for the policy, don't you think that the fobia for being insecure will be further problematic as being a major determinant of our foreign policy.
اگر غیرت کا prospect لے کر ہم مزید چلتے رہے تو معاملات کیسے درست ہوں گے، مطلب ایک طرف آرمی کا argument ہے تو باقی public opinion کو کیوں نہیں consider کیا جائے گا جو کہ PCNS نے تجویز کیا ہے۔

Mr. Riaz H. Khokhar: Please define your national interests first. I agree with you that if you don't have an economy, then what is the security. Yes, security today worldwide has a much comprehensive definition which means you may have nuclear weapons but that doesn't mean that you are secure like you know, the Soviet Union. Soviet Union or Russia today still has more nuclear weapons than most other countries in the world after the United States but were nuclear weapons able to save Soviet Union? No. They crashed because of two reasons. One, if you have a forced relationship
اگر آپ لوگوں کو مار پیٹ کر اکٹھا رکھیں تو وہ گاڑی نہیں چلتی۔
No.2, they were overstretched militarily. Now, look at your defence budget. Your defence budget is $5.6 billion. India's defence budget is $40 billion. There is just no comparison.

اب سوال یہ ہے کہ جتنی اس ملک میں چوری ہورہی ہے، جتنی اس ملک میں کرپشن ہے،
whether they would be some sections of the politicians, I am not saying all politicians are bad and I think you are all going to be future politicians, what I am trying to say is that if we were to cut down on corruption, if we were to pay our taxes, if we were to make a resolve that this country is not going to beg for money, let me tell you, you have a future because $5 billion dollars is chicken feed compared to what you need in regard to your defence against India.
اب دیکھیے میں نے ابھی argue کیا ہے آپ کے ساتھ کہ بھئی ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات بہتر ہونے چاہییں مگر کیا قیمت آپ دینا چاہتے ہیں۔ زرداری صاحب کا یہ کہہ دینا کہ ہمارا مستقبل ہندوستان کے ساتھ ہے۔ I don't agree that. آپ کا مستقبل آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ نے اپنا مستقبل بنانا ہے۔
Don't forget this that India is a major economic power. You can become a major economic power provided you gear up, provided you set your house in order.
آپ کی معاشی صورتِ حال اتنی بری نہیں ہے اور اتنی بری نہیں ہوگی اگر آپ resolve کرلیں کہ آپ نے محنت کرنی ہے، آپ نے چوری چکاری نہیں کرنی، آپ نے taxes دینے ہیں، I believe that if you can do all this, believe me you will be a rich country and you have the resources. You have a talented people. I have been a bureaucrat for 45 years, I can tell you, even today you have good people in the government. یہ کہہ دینا کہ سارے بیوروکریٹ چور ہیں، غلط ہے۔ Always in a pond, there are only a few fish that are bad but they stink the pond. اس طرح نہ دیکھیں اس معاملے کو، چلیے مان لیا آپ فوج پر پیسہ مت خرچ کریں، آپ فوج کو reduce کردیں، چھ لاکھ کی جگہ آپ دو یا تین لاکھ کردیں، will you feel secure with a neighbour that doest not have good intentions. Tanks and guns don't save you, what saves you is your resolve to protect your interests.

جناب سپیکر: فہد مظہر علی۔

جناب فہد مظہر علی: شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب! میرا سوال یہ ہے کہ انڈیا کے ساتھ ہماری دائمی دشمنی ہے، وہ ہمارا دشمن نمبر

ایک ہے، پاکستان کی existence کے خلاف ہے، اس نے ہمیں national security state بنایا، کیا آپ اس بات سے agree کرتے ہیں؟

Mr. Riaz H. Khokhar: Certainly, the fact that you have an enemy and a very serious enemy, India is not to be taken lightly, please don't get charmed by Manmohan Singh's pagri or their sentiments

مجھے یاد ہے میاں صاحب ایک دن مجھ سے کہنے لگے، میں نے میاں صاحب کے ساتھ کام کیا، کہنے لگے یار اے آئی کے گجرال تے بڑا چنگا بندا اے، ایہہ تے پنجابی بولدا اے، ایہہ تے جہلم دا اے، ایہہ فیض دی شاعری وی پڑھدا اے، تے یار ایہہ تے بالکل ٹھیک ٹھاک بندہ اے۔ میں نے کہا جی وہ اوپر سے سارا کچھ ہے مگر اس کے دل میں زہر کی ایک تھیلی ہے۔ آپ اس چیز کو مت بھولیں۔

What has it become a security state? Ok, this factor is there very much so, but what has happened is the disproportionate influence a certain institution has acquired over the years.

تو یہ کس کا قصور ہے؟ اگر آپ ان کو space دیں گے، یہ ایسے ہی ہے کہ

If I just drop this bottle, the water will start flowing. If you give them space, they will occupy it. What is important is what have our politicians done? Do you feel that your democratic process at the moment is strong or you consider it weak? In my opinion, it is the weakest ever despite this farce of democracy. It is weak because the politicians have given them the space.

Now, if you remember, there was a restricted session about three four years ago, which was addressed by the DG, ISI and the Army Chief and so and so forth.

اس میں کیا ہوا؟ اتنا دھواں دار پارلیمنٹ کا سیشن ہوا، آخر میں پرائم منسٹر نے اٹھ کر کیا کہا؟ پرائم منسٹر نے اٹھ کر کہا کہ جی جہاں تک سیکورٹی، جہاں تک ڈیفنس، جہاں تک national interest کا معاملہ ہے، جہاں تک war on terrorism کا معاملہ ہے، ہم نے تو ان پر چھوڑ دیا۔ That was the time the Prime Minister should have stood up and say I am going to set the policy, the Parliament is going to agree with me and this is what the Army is required to do. ابھی آپ لوگوں کو غلط فہمی ہے یعنی سیاستدانوں کو غلط فہمی ہے کہ جی ہم نے ان کو control کر لیا ہے۔ کوئی control نہیں ہے۔ وہ جو کرنا چاہتے ہیں، وہ کرتے ہیں۔ مجھ سے ایک دفعہ میاں صاحب نے کہا، ابھی recently

کوئی دو ایک سال ہوئے ہیں، کہ جی آپ کا کیا خیال ہے کہ اب فوج take over کرسکتی ہے۔ میں نے کہا جی بات یہ ہے کہ وہ اسی وقت take over کرے گی جب آپ ان کو opportunities provide کریں گے، جب آپ کمزوری دکھائیں گے۔ وہ تو، by the way ہر وقت تیار ہوتے ہیں۔ ان کے ہاں ایک کرنل کا کام ہے، وہ ایک تقریر لکھتا ہے، ہر ہفتے اس کو update کرتے ہیں اور coup سے پندرہ منٹ پہلے اس کے آخری دو پیراگراف اس وقت لکھے جاتے ہیں۔ ان کے ہاں ہوتا ہے Contingency-A, Contingency-B and Contingency-C اور اس طرح وہ کام کرتے ہیں۔ They are more organized, they have the manpower and they have objects. کہ بھئی یہ پہاڑی ہے اس کو کیسے capture کرنا ہے۔ اس کو پہلے bombard کرنا ہے، پھر اس پر اور کچھ پھینکنا ہے، پھر فوج بھیجنی ہے اور پکڑ لینا ہے۔ That is how they work.

We can become a solid, modern, progressive economic power provided we do our home work, provided we put the institutions in its place.

چلیے فوج کو آپ کمزور کرلیں، مان لیا، what about the Supreme Court. I can tell you I have come back from a seminar in Greece, today we are the laughing stock of the world. لوگ ہم پر ہنس رہے ہیں اور اس کی وجہ کیا ہے؟ جس ملک میں rule of law نہیں ہے، جس ملک میں law and order نہیں ہے، جس ملک میں کرپشن all time high ہے، آپ نے ریکارڈ توڑ دیے ہیں، میں اتنا شرمندہ ہوا about two years ago, I was addressing the Imperial Defence College in London میں یہ کہہ رہا تھا کہ آپ ہمیں preferably trade کی سہولیات دیں، aid بھی دیں مگر aid کا حساب لیں۔ چونکہ آپ کا tax payer دے رہا ہے اور ہمارے لوگ مقروض ہورہے ہیں تو آپ کی اور ہماری responsibility بھی یہی ہے کہ جو کچھ آپ دیں ایک ایک پیسے کا حساب ہونا چاہیے۔ کہاں سے آیا، جہاں جارہا ہے، کہاں لگا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

There was a Senior Intelligent Officer there, obviously he introduce himself as kind of a No.2 of MI5. He was a naval officer. He stood up and said to me, “Mr. Ambassador, don’t you think that a county which has a President who is known as Mr. Ten Percent, how can you live with that?” He added, “Don’t you think Mr. Ambassador, you are now underestimating him by 20 to 30%.”

اب آپ سوچیں کہ کتنی serious بات ہے۔ میں جو بات کہنا چاہ رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ اب وقت آگیا ہے، بہت بندربانٹ ہوئی ہے، بہت نقصان ہوچکا ہے، let me give you an honest picture, an X-Ray, we are in very bad shape. We are about to move from a general ward to an intensive care unit. اور اس کی وجہ کیا ہے، آپ کو جو میں نے factors بتائے ہیں، سوال یہ ہے کہ آیا لوگوں کو احساس ہے، یعنی عوام میں تو میرا خیال ہے کہ یہ احساس ہے لیکن leadership کی سطح پر بھی موجود ہے یا نہیں؟ اب دیکھیے کل یا پرسوں پتا نہیں کتنے آٹھ دس یا بارہ وزیر بنادیے ہیں۔

The joke is that the ministries that they have given them are comical, absolutely comical. So, my dear friends, my young friends, we are not serious. Our main flaw is that we are not serious. This is where you people come in, the young generation. We may have failed, I have failed. I accept total responsibility for failure but now the responsibility rests on your shoulders.

جناب سپیکر: انعم ضیاء صاحبہ۔

Ms. Anum Zia: Sir, recently I have been to a conference and some issues were highlighted, I just wanted you to address a few of them. I just have three questions to ask. Our foreign relations are very important for a country's progress but don't you think so Pakistan is becoming more and more dependent with time on the foreign aid? Secondly, when we talk about USA and we say that it is granting us a lot of funds but USA itself is more dependent on the corporations which are becoming more active day by day. I am talking about the private corporations. Also, when we talk about GDP, as you have highlighted, we have a very low GDP but when we bring into account the GDP of the country, we bring into account the goods and the services, when comes to Pakistan, a lot our services are devalued. So, taking into consideration the GDP, do you think so it is right for Pakistan especially when it is developing.

Mr. Riaz H. Khokhar: Let me answer. You have been to this conference wherever, the main thing is that the foreign policy and internal policies, there is a direct link between the two. Let me use the expression, there is a symbiotic relationship which really means two sides of the same coin.

آپ کی داخلی پالیسیاں، خارجہ پالیسی کو influence کریں گی۔ I completely agree with you. We are addicted, the word I would use is "addicted". جیسے ایک شخص جب نشہ آور چیزوں کا شکار ہوجاتا ہے تو اس کی خواہش بڑھتی جاتی ہے the pang, the hunger for drugs keep growing. اس کی وجہ کیا ہے؟ پھر وہ کیا کرتا ہے اگر if he is not able to mobilize his own resources تو وہ چوری کرتا ہے، وہ بھیک مانگتا ہے، وہ ڈاکے ڈالتا ہے۔ I completely agree with you and that is why I kept saying, for God's sake, let us put our house in order. Let us look at ourselves in the mirror and say what is wrong with us. میں اس چیز پر یقین رکھتا ہوں کہ آپ کے مسائل خارجی نہیں ہیں بلکہ آپ کے مسائل داخلی نوعیت کے ہیں۔ یعنی آپ اندر سے بیمار ہیں۔ ذہنی طور پر ہم بیمار ہیں۔ Our organs are not functioning. Why should the Foreign Minister of Pakistan, why should the President of Pakistan or why should the Prime Minister of Pakistan make statements begging for economic aid. اس وقت بھی ہماری جو حالت ہے، ہم چاہے جتنا مرضی bravado اور national gas approach follow کریں، as just say hot air, in the ultimate analysis آپ کو چھتر اور گنڈے دونوں کھانے پڑیں گے۔ I am sorry this is the way I look at it.

جناب سپیکر: جناب توصیف عباسی صاحب۔

جناب توصیف احمد عباسی: بہت شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب ایمبیسیڈر! میں نے آپ کی تمام باتیں سنیں۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس نے last week جو revised resolution pass کی آپ نے اس کے بارے میں بہت سی چیزیں بتائیں۔ اس قرارداد کے دوسرے clause میں کہا گیا ہے کہ ڈرون حملے بند کیے جائیں۔ تیسری clause کہتی ہے ایک سول نیوکلیئر معاہدہ کیا جائے جیسا کہ انڈیا کے ساتھ کیا گیا ہے۔ پانچویں clause کہتی ہے کہ نیٹو حملے کے معاملے پر معافی مانگی جائے۔ اس کے بعد اگلی clause کہتی ہے کہ جن لوگوں نے attack کیا ان کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں جو operations ہورہے ہیں، ان کو بند کیا جانا چاہیے۔

آپ نے تین چیزوں پر تو comment کردیا ہے کہ ان پر US نہیں مانے گا اور نہ وہ کرے گا تو پھر کیا میں اس قرارداد کو محض کاغذ کا ایک ٹکڑا سمجھوں؟ پارلیمنٹ کہاں کھڑی ہے؟ وہ پارلیمنٹ جسے ہم elect کرکے بھیجتے ہیں۔

دوسری اہم چیز جو میں پوچھنا چاہوں گا، میں چونکہ memo scandal کی proceedings دیکھنے ہائی کورٹ جاتا بھی رہتا ہوں، وہاں میں دیکھتا ہوں جب comments کیے جاتے ہیں کہ 2 مئی کے حملہ سے متعلق ہماری political leadership کو معلومات تھیں اور انہیں اس معاملے کے بارے میں پتا تھا۔ اس سلسلے میں آپ کیا کہنا چاہیں گے۔ شکریہ بہت بہت۔

Mr. Riaz H. Khokhar: I have only touched on the important elements of the joint session and the report.

آپ سے میں نے کہا ہے کہ ڈرون کی بات وہ نہیں مانیں گے۔ مجھ سے امریکن سفیر نے آج سے تین مہینے پہلے کہا تھا کہ ڈرون حملے بند ہو ہی نہیں سکتے۔

دوسری چیز، نیٹو سپلائی کا معاملہ ہے۔ اس میں بھی لین دین ہوگا۔ دیکھیے، اگر امریکہ کو افغانستان سے نکلنا پڑتا ہے، ایک سال یا ڈیڑھ سال بعد، تو وہ سامان کہاں سے لے کر جائیں گے۔

Do you know what it costs? The cost of transportation from, for instance you may have read these statistics even in the newspaper, that when the US finally withdraws from Afghanistan, it will involve something like 600,000 to 700,000 containers. Its total transportation cost would amount to $4 billion approximately. If they are doing to transport all that from the northern route, through Tajikistan, Kazakhstan and all these areas towards Latvia, then the cost would be $11 billion.

تو امریکہ کو یہ روٹ چاہیے، نیٹو کو یہ روٹ چاہیے۔ براہ کرم یہ بات نہ بھولیے کہ US کے ساتھ ساری دنیا کھڑی ہے، 48 ملک involve ہیں اس رشتے میں تو آپ کو یہ concede کرنا پڑے گا۔ آپ کہیں گے کہ جی ہم نے اس کو check کیا، اس میں تو chewing gum, chocolate جارہی ہے، ہوسکتا ہے اس میں artillery ہو۔ So, what I am trying to say is these are very foolish, I am sorry to use the word “foolish”, very foolish suggestions. They are not workable. آپ دیکھ لیں گے، آپ بھی یہیں ہیں، ہم بھی یہیں ہیں، when your Foreign Minister goes there. دیکھیے بڑھک مارنے سے خارجہ پالیسی نہیں بنتی۔ I agree with you it has to be realistic. کل کو وہ آپ کا دانہ پانی بند کردیں، میں آپ کو صرف ایک مثال دے رہا ہوں، کل کو وہ یہ فیصلہ کرلیں کہ ہم نے ایک ڈالر پاکستان کو نہیں دینا اور ورلڈ بینک، آئی ایم ایف، ایشین ڈویلپمنٹ بینک، جاپان، مغربی یورپ یہ فیصلہ کرلے کہ ہم نے کچھ

نہیں دینا پاکستان کو تو آپ کا کیا حشر ہو۔ I am not saying in order to obtain just the dollars, we should make concessions مگر آپ حقیقت پسندانہ بات کریں۔ افغانستان میں ان کو آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ان کی مدد نہیں کریں گے تو وہ کافی تباہی پھیریں گے، اس کا نتیجہ کیا ہوگا the fallout will be on Pakistan. If there is a civil war in Afghanistan, for argument’s sake, what will be the fallout on Pakistan? You will be left alone. India will get all the advantages. ہندوستان کو انہوں نے پہلے ہی افغانستان میں چوہدری بنایا ہوا ہے۔ ہر میٹنگ میں وہ کہتے ہیں کہ جی ہندوستان کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہے حالانکہ ہندوستان کا کیا role ہے افغانستان میں؟ ان کی تو directly کوئی territory بھی نہیں ملتی۔ آپ کو یاد ہے کہ افغان جہاد کے زمانے میں ہندوستان میں چاہے direct مدد نہ کی ہو مگر diplomatic support تو انہوں نے روسیوں کو دیا تھا۔ ہم خود گئے تھے ہندوستان کے پاس کہ آپ ہمارے ساتھ مل کر اس معاملے کو روکیں but India did not agreed with us.

جناب توصیف احمد عباسی: جناب! اصل سوال تو وہیں ہے۔ 2 مئی کے واقعے کے حوالے سے میں نے بات کی تھی۔

جناب ریاض حسین کھوکھر: دیکھیے جہاں تک 2 مئی کے واقعے کا تعلق ہے تو there is a commission, I do not want to comment on it but in my personal opinion, if I was Foreign Minister, I would not have appointed Mr. Hussain Haqqani as an ambassador to Washington. دیکھیے سفیر کے لیے دو تین qualities بڑی ضروری ہوتی ہیں۔ You have to have credibility. اگر سفیر کی credibility نہیں ہے اس ملک میں تو آپ function نہیں کرسکتے۔ حسین حقانی نے اپنی credibility بنائی مگر وہ ہمارا سفیر نہیں تھا، وہ ان کا سفیر تھا۔ I don’t want to comment on whether our leadership was involved or not یہ تو کمیشن ہی بتائے گا مگر if I were to give a benefit of doubt, I would say they were involved.

An honourable Member: Thank you for giving me this opportunity. Sir, you said that you don’t see America apologizing for the Salala incident because 2012 is the election year. My question is this that we know 2012 is the election year, but US is also facing a criticism that they cannot go on an all out war again with any other country right now because it is highly indebted, approximately $14 trillion.

My other question is they cannot impose sanctions on us as well because they need us in Afghanistan at the moment, so why can't we use these pressures. Since they need us in Afghanistan, whey can't we seek an apology by using these pressures since Algeria can seek an apology from France after 50 years, when can't we seek an apology after five months, that is my question sir. Thank you.

جناب ریاض حسین کھوکھر: آپ کی جو current ضرورت ہے، please don't misunderstand me میں اس ملک کا خیرخواہ ہوں، میں نے اس ملک کی 45 سال خدمت کی ہے اور کافی میں نے اس میں suffer بھی کیا ہے مگر میں آپ کو بتاؤں آپ کے پاس cards نہیں ہیں۔ دیکھیے جب آپ تاش کھیلتے ہیں تو آپ کے ہاتھ میں پتے ہوتے ہیں، یعنی اگر آدمی smart ہو تو وہ دُگی بھی استعمال کرسکتا ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ کے پاس صرف دکیاں ہی ہیں اور کچھ نہیں ہے۔ You know one should not overestimate his influence. اگر افغانستان میں ہم ان کی مدد کرسکتے ہیں، what they want is some kind of an honourable exit. ان کو بھی پتا ہے کہ فوجی حل نہیں ہے، ان کو پتا ہے کہ ان کو مار پڑ رہی ہے، ان کو پتا ہے کہ وہ افغانستان میں استحکام پیدا نہیں کرپائے، دس گیارہ سال میں نہیں کرپائے اور اگلے سال دو سال میں بھی نہیں ہوسکتا۔ It is a very tall order. So, what I see is a mess in Afghanistan. Now, if we can help them, by help I mean do we have that kind of influence over Taliban? I am not so sure but if we have that influence, all right let us use it, to ensure کہ امریکہ کا یہاں سے exit smooth ہو۔ اگر وہ بھاگے جس طرح وہ ویتنام سے بھاگے تھے یا صومالیہ سے بھاگے تھے تو میرا یہ خیال ہے آپ کا مستقبل اس معاملے میں کافی تاریک ہوگا۔ وہ آپ کو کافی تنگ کریں گے and please don't forget it is a super power, it cannot afford humiliation. They are very selfish. Apart from selfish, they are very ruthless. ان کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوگی کہ پاکستان exist کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ وہ ہندوستان کو اشارہ کردیں گے کہ ٹھیک ہے، آپ ان کی پھینٹی لگائیں۔ That is what I am trying to tell you.

جناب سپیکر: جی وزیر اعظم صاحب۔

Muhammad Hashim Azim (Prime Minister): Sir, I would like to thank you on behalf of the Youth Parliament for addressing multi-dimensional aspects and highlighting them. You really have

broadened the horizon of our thoughts regarding the said issue. Thank you sir.

(At this stage, a souvenir was presented to the honourable Guest, Mr. Riaz Hussain Khokhar)

Mr. Speaker: The House is adjourned to meet at 12:15.

(The House was then adjourned for tea break to meet again at 12:15 noon)

(The House reassembled again at 12:22 noon with Madam Speaker (Sarah Abdul Wadood Khan) in the Chair)

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب عبیدالرحمٰن صاحب۔

Further Discussion on the Motion: Grant of Provincial Status to FATA and Replacement of FCR with PPC

جناب عبیدالرحمٰن: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ ایوان میں فاٹا کے حوالے سے بات ہورہی تھی۔ ہم لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ فاٹا کی ایک منفرد حیثیت کیوں بنی۔ فاٹا کی منفرد حیثیت ایک legacy کا نتیجہ ہے۔ جو ہمارا British colonial past ہے، اس وقت یہ non-settled علاقوں میں شمار ہوتے تھے، اس وقت یہاں حکومت کی writ قائم نہیں تھی، ان کو ایک autonomous اور semi-autonomous tribal قسم کا structure دیا گیا تھا جس کی وجہ سے یہاں British penal code کے قواعد لاگو نہیں ہوتے تھے۔ اس کا separate autonomous status پاکستان کے وقت کی دین نہیں ہے بلکہ یہ ان treaties کی وجہ سے بھی ہے اور برطانیہ کے قوانین کی وجہ سے بھی ہے۔ یہ ایک legacy ہے جو پاکستان کی union نے carry کی تھی جب پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

پاکستان کا قیام جب عمل میں آتا ہے تو اس وقت ان tribal areas میں پاکستانی فوج موجود تھی جس کو قائدِاعظم کے کہنے پر یہاں سے نکالا گیا۔ پاکستان کی فوج جب وہاں موجود تھی تو وہاں بہت زیادہ مسئلے مسائل تھے۔ قبائلی لوگ پاکستانی فوج کو ایک colonial قسم کی فوج سمجھتے تھے اور اس کے خلاف resentment کا اظہار کرتے تھے۔ اسی وجہ سے فوج کو وہاں سے نکال لیا گیا۔ اس سے بعد کی legacy پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں یہ قوانین یعنی FCR وہاں پر چلتے رہے۔ FCR کی بہت ساری روایات ایسی بھی ہیں جو کہ قبائلی traditions سے وابستہ ہیں۔ میں یہ جانتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ قبائلی traditions میں بہت زیادہ غلط باتیں بھی ہیں، بہت سی ایسی بھی ہیں جن کا تدارک ہونا چاہیے لیکن کیا ایسی

اصلاحات وہاں کی گئی ہیں جن کے ذریعے کوئی متبادل پیش کیا جاسکے۔ مثال کے طور پر جب یہ بات کی جاتی ہے کہ ایک بندے کے قتل کرنے پر اس کے گھر والوں کو involve کرلیا جاتا ہے تو بات صرف اتنی سی ہے کہ وہاں پر قبائلی سسٹم ہے۔ قبائلی سسٹم میں اگر آپ کسی دوسرے قبیلے کے فرد کو ماریں گے تو قبائلی جنگ ہونے کا خطرہ ہے۔ اسی logic کے تحت انہوں نے collective punishment کی option رکھی تھی لیکن میں اس چیز کو مانتا ہوں کہ collective punishment کو غلط استعمال کیا گیا۔ اس کے باوجود میری یہ contention ہے کہ کیا وہاں پر ایسے structures ہم نے establish کردیے ہیں کہ جن کی وجہ سے قبائلی جنگ ہونے کا خطرہ نہ ہو؟

جہاں تک پاکستان پینل کوڈ کے نفاذ کی بات ہے تو یہاں ایک بات کہی گئی کہ پاکستان پینل کوڈ کے اندر law کی secular قسم کی interpretations بھی موجود ہیں۔ جب ہم اس علاقے کو study کرتے ہیں تو Islamic interpretation اور اسلامی شریعت کی بات کی جاتی ہے تو یہاں پاکستان کا پینل کوڈ کیسے compatible ہوگا، اس بارے میں بھی سوچا جانا چاہیے۔

ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ جب آپ یہاں structures develop کریں گے تو اس علاقے کی economy کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا۔ یہاں کی economy, smuggling run economy ہے۔ یہاں ایسے ادارے موجود ہیں جو opium refine کرتے ہیں۔ اسی طریقے سے یہاں arms dealing بھی ہوتی ہے۔ یہ established facts ہیں۔ کیا ان کو control کرنے کے لیے جب وفاقی authority جائے گی تو اس کے خلاف resentment پیدا نہیں ہوگی؟ یہ اہم بات بھی ہمارے تمام لوگوں کو سمجھنی چاہیے۔

فاٹا کے عوام کی فوج کے خلاف resentment اس وجہ سے بھی موجود ہے کیونکہ وہ ان کے tribal system کے ساتھ interfere کرتے ہیں۔ ہم اس علاقے کے لیے جو legislative system propose کرنے جارہے ہیں، کیا وہ اس قابل ہوگا کہ وہ ان تمام قبائل کو ایک ساتھ رکھ سکے۔ یہ provisions ہمیں علیٰحدہ سے قبائلی نظام کے اندر رکھنی چاہییں۔

انشاءاللہ، اگلے الیکشن میں یہ تمام باتیں ضرور سامنے آئیں گی اور FCR کی منفی باتوں کو repeal کیا جائے گا۔ اس وقت بھی کچھ چیزوں کو تبدیل کیا جارہا ہے۔ ابھی recently صدارتی ایکٹ کے ذریعے FCR میں بہت ساری چیزوں کو ختم کیا گیا ہے۔ اسی طریقے

سے Political Parties Act, 2002 کو implement کرنے کا فیصلہ ہوا ہے اور انشاء اللہ، اگلے الیکشن میں امید ہے کہ وہ implement ہوگا۔

میرا یہاں پر یہ تمام باتیں کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہمیں ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ کیا وہاں پر یہ structures develop ہوچکے ہیں؟ کیا اس سے زیادہ resentment آئے گی یا کم resentment آئے گی؟ یہاں بار بار کہا جاتا ہے کہ قبائلی عوام کو representation نہیں دی گئی۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب بھی کوئی حکومت یا کابینہ بنتی ہے تو کیوں قبائلی علاقے کے ارکان پارلیمنٹ ایک وزارت، وزارتِ ماحولیات یا کوئی اور وزارت، لے کر بیٹھ جاتے ہیں لیکن اصل بات نہیں کرتے۔ صرف ایک وزارت لینے کے لیے قبائلی عوام کو بیچ ڈالتے ہیں۔ ابھی سینیٹ کے الیکشن ہوئے، on record ہے فاٹا کی سیٹیں پندرہ کروڑ کی بکی ہیں۔ یہ تمام باتیں لوگوں کو پتا ہونی چاہییں تاکہ ہم آگے چل سکیں۔

میں آخر میں دو باتیں کہہ کر conclude کروں گا۔ ایک تو یہ ہے کہ ہمیں local bodies سے آغاز کرنا چاہیے۔ سیدھا provincial status پر نہیں جانا چاہیے۔ ہمیں لوکل الیکشن کروانے چاہییں تاکہ وہاں کی local bodies منتخب ہوسکیں۔ پھر ہم ان کو agencies کی سطح پر لے کر جائیں۔ پھر agencies کو ملا کر فاٹا کی ایک complete legislative body بنائیں۔ Demarcation کرتے ہوئے، ہمیں ایک اہم بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ فاٹا کی ایک نسلی اور ethnic حیثیت بھی موجود ہے۔ خیبرپختونخوا کا نام استعمال کیا جاتا ہے تو خیبر فاٹا کاحصہ ہے اور پختونخوا دوسرا صوبہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ethnicity کا بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے، administratively بھی دونوں علاقے compatible ہیں تو popular plebiscite کے ذریعے اس بات کا تعین کرنا چاہیے کہ کیا خیبر پختونخوا کے ساتھ فاٹا کو amalgamate کرکے ایک united province بنایا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اس پر ایک popular plebiscite ہونا چاہیے۔ بہت بہت شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب حسن اشرف صاحب۔

جناب حسن اشرف: شکریہ سپیکر صاحبہ۔ آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کی صورتحال کو سامنے رکھیں تو وہاں rights نہ ہونے کی بات سمجھ میں آتی ہے کہ وہاں پاکستان back foot پر ہے لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ فاٹا جو کہ پاکستان کا حصہ ہے، وہاں لوگوں کو ان کا حق کیوں نہیں دیا گیا۔ اس حوالے سے میں پرسوں بھی

بولا کہ وفاقی حکومت کو ایک imperialistic approach, approach of the British Government چھوڑنی پڑے گی۔ وہ یہاں خدمت کرنے کے لیے آئے ہیں، لوگوں پر حکومت کرنے نہیں آئے۔

میں قائدِ حزبِ اختلاف سے personal level پر بھی ایک apology کرنا چاہتا ہوں، ہمارے House کی طرف سے تو ہوگئی، guest speaker آئے ہوئے تھے، انہوں نے ایک question پوچھا، اسی وجہ سے ہمیں ان کی پیاری آواز سننے کا موقع ملا۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ بھی House میں بولیں اور ان کا view point بھی سامنے آئے لیکن ہم ان سے لڑیں گے اور اصول پر لڑیں گے۔ لمحۂ فکریہ ہے کہ ساٹھ سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور British Government نے جو قانون اپنے غلاموں کے لیے، اپنی colony کے لیے impose کیا تھا، وہ آج تک چل رہا ہے۔ چاہے اس میں جتنی بھی amendments ہوگئی ہوں لیکن وہ قانون نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ لوگ پاکستانی ہیں، ان کو ان کا حق ضرور ملنا چاہیے۔

اس سے بھی بڑا لمحۂ فکریہ ہے کہ پڑھے لکھے لوگ، یوتھ پارلیمنٹ کے 13 اراکین ایسی پارٹی میں ہیں جن کی approach یہ ہے کہ a gradual approach should be adopted, FATA and PATA should be made part of settled territories in 15 years. بات یہ ہے کہ ساٹھ سال سے زائد عرصہ تو پہلے ہی گزر چکا ہے، اور کتنی gradual approach تم لوگ چاہتے ہو؟ Settled territories کا کیا مطلب ہے؟ شاید اسی لیے اس پارٹی میں نہ آزاد کشمیر کی سیٹ کا بندہ ہے، نہ گلگت بلتستان کا بندہ ہے اور نہ ہی فاٹا کی سیٹ کا بندہ ہے۔ ان لوگوں کو چاہیے کہ اپنی پارٹی پالیسی تبدیل کریں۔

میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا چونکہ میں چاہوں گا کہ میں فاٹا کے بھائیوں کو time دینا چاہ رہا ہوں۔ میں جاتے ہوئے ایک بات کہوں گا، لوگ کہتے ہیں کہ قبائلی لوگ تو پڑھے لکھے ہی نہیں ہیں۔ ارے یہ افریقہ کے قبائل نہیں ہیں، یہ پاکستان کے قبائل ہیں۔ یہ لوگ بھی پڑھ لکھ چکے ہیں۔ اگر اس بات کی مثال چاہتے ہو تو فاٹا کی دو سیٹوں پر منتخب ارکان کو دیکھ لو، عامر عباس طوری اور حفیظ اللہ وزیر کو۔ کیا یہ دونوں آپ لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے نہیں ہیں، اگر یہ لوگ آپ سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہیں۔ ان لوگوں کو ان کا حق ضرور ملنا چاہیے اور ان لوگوں کو ان کا حق دیے بغیر یہاں سے جانا نہیں چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب عمر ریاض صاحب۔

Mr. Muhammad Umar Riaz: Thank you Madam Speaker. FATA, a land with the fascinating history. It is tempting to go back and recount the tails starting from Alexander the Great to Genghis Khan and leading to Zaheer-ud-Din Babar who transversed this territory to the riches of India.

If we analyze today's situation, it is a narrow strip of land, virtually barren, sparsely vacant but still a major portion of global politics. What are we here to discuss is the impact of FCR (the Frontier Crimes Regulations) and its comparison with Pakistan Penal Code. Let me state it in clear terms that Frontier Crimes Regulations and all the other legal enactments in Pakistan are denying the people of FATA the right to appeal, the right to the attainment of justice with all possible measures.

The Constitution of Pakistan has already denied that the Supreme Court and the High Courts of Pakistan will not be able to exercise their jurisdiction in FATA. The Frontier Crimes Regulations has a very vague and controversial concept of Council of Elders and the Council of Elders play a very pragmatic and controversial approach in this regard. We have seen that in the past, the FCR has been subject to enormous controversies.

I would like to draw the attention of this House to certain provisions which invite most of the criticism. Some of the provisions including Section 21 and 38 of this Frontier Crimes Regulations, invite that a person may be personally arrested by anyone if he is found in violation of any law which is in contradiction with the FCR. I ask this House that in the civilized world of today, is there any nation where such an enactment or such a piece of legislation exists? The people are denied the right to appeal, the people are denied the right to fight for justice in a very proper manner and the FCR has rightly been regarded as it has been stated earlier that there are possible amendments proposed in the FCR and there is a possibility that Pakistan Political Parties Act would be extended. That must be appreciated and the provincial status of FATA would definitely be given a due consideration and that must be subject to the debate.

Before taking the final decision, the Government of Pakistan along with the regional stakeholders should make every

effort and attempt possible to resolve the matter. Thank you very much.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم جناب جمال نصیر جامعی صاحب۔

جناب جمال نصیر جامعی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرا خیال ہے کہ شاید پاکستان میں ہر مسئلے کا حل صوبہ ہے، اگر میاں بیوی کے درمیان لڑائی ہوجائے تو بیوی کو صوبہ دے دینا چاہیے۔ اس کے علاوہ کل یہاں لوگ اس قدر جذباتی ہوگئے کہ بہرحال apology کرنی پڑی۔ بات ہورہی ہے کہ صوبے بننے چاہیں۔ 1971 میں یہاں one unit تھا، آج چار صوبے ہیں، ایک میں علیٰحدگی کی تحریک چل رہی ہے، تین میں نئے صوبوں کی تو بتادیں کہ صوبے بنانے سے مسئلے حل ہوگئے؟

آپ فاٹا صوبہ بنالیں، قبائلستان صوبہ بنا لیں، مہاجر صوبہ بنالیں، ہزارہ صوبہ بنالیں، جنوبی پنجاب صوبہ بنالیں، آپ بہاولپور صوبہ بنالیں، بات یہ ہے کہ federation ہے، کوئی مذاق نہیں ہے کہ آپ ہر دوسری جگہ کو اٹھا کر صوبہ بنادیں۔ جو صوبے موجود ہیں، وہ NFC کا مسئلہ آئین بننے کے چالیس سال بعد حل کررہے ہیں۔ آپ کی federation کا یہ حال ہے کہ آئین ملک ٹوٹنے کے بعد دیا جاتا ہے۔ آپ حقوق کی بات کریں۔ حقوق تو وفاق کی موجودہ صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے بھی لیے جاسکتے ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ اس کو حصوں میں تقسیم کرکے، حصے بخرے کرکے ہی لیا جاسکتا ہے۔ میں آپ کو بتادینا چاہتا ہوں یہاں آپ جتنے حصے بنائیں گے اور تقسیم در تقسیم کرتے چلے جائیں گے، پاکستان، ہندوستان، ایران یا چین نہیں ہے جیس کہ یہاں مثالیں یہاں دی جارہی ہیں۔ آپ اگر مجھے بنگلہ دیش میں ایک ایسا بندہ ڈھونڈ کر دکھا دیں جو یہ کہے کہ میں پاکستانی ہوں تو میں اپنا نام بدل لوں گا۔ آپ شمالی کوریا یا جنوبی کوریا نہیں ہیں، آپ مشرقی جرمنی یا مغربی جرمنی نہیں ہیں کہ اگر ملک کے ٹکڑے بھی ہوجائیں گے تو لوگ کہیں گے کہ ہم پاکستانی ہیں۔ یہاں تو آج کوئی اپنے آپ کو پاکستانی کہنے کو تیار نہیں ہے۔ آپ صوبوں پر صوبوں کی بات کیے جارہے ہیں۔ آپ وفاق کی مضبوطی کی بات کریں۔ آپ کے تو قائد نے کہا تھا کہ آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہوگا جس میں صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دی جائے گی۔ آج صوبائی خودمختاری کے سلسلے میں اٹھارھویں ترمیم پر عمل درآمد شروع ہوا نہیں ہے، اٹھارھویں ترمیم ابھی pending پڑی ہوئی ہے جبکہ دوسری طرف صوبوں کی بات ہورہی ہے کہ صوبے دے دو۔ آپ نے کرنا کیا ہے؟

Revenue generation کی بات آپ نہیں کررہے، جس علاقے میں لوگ بجلی کے بل نہیں دے سکتے، جس علاقے میں لوگوں کے لیے تعلیم کی سہولیات نہیں ہیں، جس علاقے کا revenue generation کچھ نہیں ہے، وہاں صوبہ دے دو۔ بھئی صوبے کا کیا کروگے؟

میرا خیال ہے کہ یہاں سنجیدہ سوچ اپنائی جائے۔ ہر مسئلے کا حل صوبہ نہیں ہے۔ اگر اتنا شوق ہے تو جو صوبہ آپ کے ساتھ لگتا ہے اس میں ضم ہوجائیں اور اس کے حقوق کو enjoy کرنے کی کوشش کریں اگر کرسکتے ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی محترم علی رضا صاحب۔

جناب علی رضا: میڈم سپیکر! دوستوں نے آج ایک motion move کی ہے، within the movers کچھ conflicting آراء کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ میڈم سپیکر! میں اس ایوان کے توسط سے کچھ باتیں آپ لوگوں کے نوٹس میں لانا چاہ رہا ہوں۔ قبائل کے طرز زندگی کو میرے خیال سے آپ بلوچستان اور سندھ کے تناظر میں نہ دیکھیں تو بہتر ہوگا۔ قبائل کا طرز زندگی اور مزاج پاکستان کے دوسرے علاقوں سے بہت مختلف ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ FCR جس کو کالا قانون یا draconian law سمجھا جاتا ہے، یہ واقعی ایک ایسا قانون ہے جس کے تحت گھروں کے گھر، بےگناہوں کو بھی جلایا گیا، بےگناہوں کو بھی قید کیا گیا۔ اسی قانون کے غلط استعمال کی وجہ سے پچاس سال تک آپ کے ملک کے اجرتی قاتل، آپ کے ملک کے دہشت گرد اپنی کارروائیاں مختلف صوبوں میں کرکے قبائل میں جاکر پناہ لے لیتے تھے۔ چونکہ ادھر ایسا کوئی قانون نہیں موجود تھا جس کے تحت ان کو گرفتار کیا جاسکتا یا جس کے تحت ان کو اپیل کی جاتی یا وہ لوگ وکیل کرتے یا کوئی دلیل دی جاسکتی۔ وہ ادھر جاکر پناہ لے لیتے تھے جس کی وجہ سے ملک میں اتنی لاقانونیت کا مظاہرہ کیا جاتا رہا۔

میں اس جگہ پر معافی چاہتا ہوں اپنے قبائل دوستوں کی وجہ سے کہ میں قبائل میں نئے صوبوں کو کبھی support نہیں کرنا چاہتا، اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ صوبہ بننے سے کسی area کا یا کسی علاقے مسئلہ حل ہو جاتا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ قبائل کا آج موجودہ حالات میں تقریباً ہر قبیلے میں یا ہر ایجنسی میں اس وقت طالبان کا hold ہے۔ طالبان کی فورس موجود ہے۔ آپ کی آرمی حالات جنگ میں ان علاقوں میں کام کر رہی ہے۔ آپ کے پاس ایسا کیا

framework ہے۔ آپ پہلے یا تو آرمی نکالیں یا پھر پہلے طالبان ختم کریں پھر صوبہ بنا دیں۔ یہ ایک long term strategy ہے، یہ اتنی short term strategy نہیں ہوگی کہ ہم اس پر فوراً عمل کریں۔ اس کے علاوہ میں آپ کے notice میں یہ بھی لانا چاہتا ہوں کہ قبائل میں ethnicity کا بھی difference ہے۔ کچھ ایجنسیاں ایک خاص گروپ کے تحت کام کر رہی ہیں ان میں ایک خاص فقہ کے لوگ موجود ہیں ان سب کو ایک صوبے میں لانا زیادتی کے مترادف ہوگا۔ ایسا سننے میں آیا ہے اور ایسا دیکھا بھی گیا ہے کہ کرم ایجنسی میں جنوبی وزیرستان سے لوگ افغانستان جا رہے ہیں کیونکہ جب وہ کسی دوسری ایجنسی سے لوگ جاتے تھے تو ان پر طالبان حملہ کرتے تھے اور ان کو شہید کرتے تھے۔ شکریہ۔

جناب فہد مظہر علی: میڈم سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ اس چیز کو تھوڑا سا وقت زیادہ دیا جائے تاکہ اس پر ایک comprehensive debate ہو سکے and we should build a consensus rather we are going away with or throwing away and go through without any deliberation میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آج اس کو خاص طور پر comprehensive time دیں اور اس پر debate کروانے کی کوشش کریں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی حفیظ اللہ وزیر صاحب۔

جناب حفیظ اللہ وزیر: بہت شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ جب سے debate start ہوئی ہے میں اس وقت سے points note کر رہا ہوں۔ افسوس تو پہلے اس بات پر ہوا کہ جو اس motion کے movers ہیں ان میں سے ایک ہمارے رکن ہیں جنہوں نے FCR کی favour کی اور PPC کو FATA میں اس بنیاد پر reject کیا کہ وہاں پر قبائلیوں کا ایک اپنا نظام ہے اور یہ motion یہ کہتا ہے کہ FATA میں FCR لانا چاہیے اور ہماری پارٹی کا manifesto بھی یہی ہے۔ لہٰذا میں پہلے یہ کہنا چاہوں گا کہ جو movers ہیں وہ اپنے اس motion پر پہلے ایک مرتبہ review لے لیں کہ ہمارا motion کیا کہتا ہے۔

اسی سلسلے میں ایک سوال بھی کیا گیا کہ FCR اور جو قبائل کے جو قوانین ہیں ان میں کافی similarities ہیں۔ میں نے ایک دن اپنے والد صاحب کو فون کیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کہاں ہیں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میں APA Office میں ہوں۔ پھر میں نے ان

سے پوچھا کہ وہاں پر کیا کر رہے ہیں تو انہوں بتایا کہ مجھ پر کچھ جرمانہ ہوا ہے تو میں وہ ادا کرنے آیا ہوں۔ پھر میں نے پوچھا کہ کس چیز کا جرمانہ تو انہوں نے بتایا کہ رات کو کوئی قتل ہوا ہے تو اس پر پوری قوم کو جرمانہ ہے۔ اب مجھے بتا دیں کہ یہ آرمی والے، یہ security والے کس کو security provide کرتے ہیں۔ میں آج آپ کو یہ بتاؤں گا کہ وزیرستان میں بلکہ پورے فاٹا میں security officials کو وہاں کی عوام provide کرے۔

ہمارے ایک رکن نے پہلے ایک بات کہی کہ فاٹا کو صوبہ نہ بنانا یا فاٹا کو develop نہ کرنا اس کے پیچھے وجوہات ہیں۔ شاید ہمارے رکن کو فاٹا ایک unimportant علاقہ لگا اور فاٹا کی عوام بھی کافی unimportant لگی۔ شاید یہ بھول گئے ہیں کہ فاٹا کے لوگ وہ لوگ ہیں جو کشمیر میں پاکستان بننے ایک سال بعد جہاد کرنے کے لیے گئے۔ شاید یہ بھول گئے کہ ہندوستان کی طرف سے جب پاکستان کو دھمکی ملتی ہے تو ہمارے طالبان جن کے خلاف ہم لڑ رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ پہلے ہمارے طالبان وہاں شہید ہوں گے اس کے بعدآرمی آئے گی۔

اس کے بعد میں اس ایوان سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ میاں شہباز شریف صاحب اگر جنوبی پنجاب کا ایک یا دو ماہ کے لیے دورہ نہ کریں، امیر حیدر خان ہوتی اگر ہزارہ کا دورہ نہ کریں تو کیا ان علاقوں کے executives اور لوگ بغاوت نہیں کریں گے اور ہمارا Chief Executive, اور صدر زرداری صاحب نے ساڑھے چار سال حکومت کی لیکن انہوں نے آج تک فاٹا کی سرزمین پر قدم نہیں رکھا۔

میڈم سپیکر صاحبہ! اپوزیشن کی طرف سے کچھ ایسے points بھی مل رہے ہیں کہ ہم نئے صوبوں کی مزاحمت کرتے ہیں۔ ہم نے motion میں ایسی کوئی بات نہیں کی ہم نیا صوبہ بنانا چاہتے ہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ فاٹا کو کم از کم کوئی provincial status تو دیجیئے کیونکہ اس کے پاس تو کوئی provincial status ہی نہیں ہے۔ ہم تو صرف provincial status مانگنے آئے ہیں اور یہ درخواست کرنے آئے ہیں کہ پاکستان کے دیگر علاقوں کے لوگوں کو rights ملے ہیں وہ فاٹا کو بھی ملنا چاہییں۔

آخر میں movers of the motion کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب عبید الرحمٰن : میں ایک point clear کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میرا نام بھی movers کی list میں موجود ہے۔ میں نے FCR کے خاتمے کی بات کی ہے۔ میں نے PPC کے اطلاق کی بات کی ہے keeping in view of tribal traditions. شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی احمد نمیر فاروق صاحب۔

جناب احمد نمیر فاروق: میں صرف دو یا تین باتیں کروں گا۔ ایک تو ہے کہ فاٹا کے بارے میں ہم نے کہا ہے کہ اسے صوبے کا درجہ دینا چاہیے اور اس میں آپ نے دیکھا ہے کہ اس motion کے movers میں ایک تو عامر عباس صاحب ہیں جن کا تعلق فاٹا سے ہے اور دوسرے حفیظ اللہ وزیر صاحب ہیں جن کا تعلق بھی فاٹا سے ہے۔ ان سے بہتر حالات جمال جامی صاحب تو نہیں جانتے۔ جب وہ خود کہہ رہے ہیں کہ ہمیں provincial status چاہیے تو پھر تو ان کو دینا چاہیے۔

دوسری یہ بات کی جاتی ہے کہ فاٹا میں basic human rights ہی provide نہیں کیے جاتے۔ فاٹا کے جو representatives نے اس motion کے throughبھی اور اپنی statement کے through بھی یہ بتایا ہے کہ ہم چاہتے ہیں۔ دوسری ایک اور بات ہے کہ ہم کل سے اس بارے میں بات کر رہے ہیں کہ صوبوں کی بات کریں لیکن ساتھ میں دو، تین چیزیں اور لگا دیتے ہیں جیسے economic crisis کی بات نہیں کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ بات سیدھی سی ہے کہ energy crisis کے بعد ہم نے اس سیشن جو کہ ہمارا second session ہے، اس کے agenda میں یہ بات نہیں تھی لیکن ہم نے پھر بھی بات کی ہے۔ ایک اور بات یہ ہے کہ demarcation of provinces تو topic میں شامل ہے تو پھر اگر اس پر بات نہیں کریں گے تو کس پر بات کریں گے۔ ظاہر ہے ہم نے اس کو تو یہاں پر discuss کرنا چاہیے۔

تیسری بات یہ ہے کہ جب ہم بات کرتے ہیں crisis solve کرنے کی تو ہمیں پتا ہے کہ وہاں پر administrative crisis ہے اور اسی وجہ سے ہم کہہ رہے ہیں کہ administrative basis پر provinces بنائیں، ہم نے یہ تو نہیں کہا کہ لوگوں کی demand ہے، وہاں پر ethnicity basis پر demand ہے، linguistic basis پر demand ہے تو اس کو address کرنے کے لیے آپ provinces بنائیں۔ بات یہ ہے کہ اگر آپ نے اس ملک کے economic crisis solve کرنے ہیں یا administrative crisis solve کرنے ہیں تو آپ کو provinces بنانے

پڑیں گے۔ ہماری بات کرنے کی جو base ہے وہ یہ ہے کہ ہم بھی crisis solve کرنا چاہ رہے ہیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: OK. Thank you. Miss Elwina Rauf sahiba.

Miss Elwina Rauf: I have been listening both the Blue Party and the Green Party. I would like to just amend a few.
میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ اپنے آپ کو پہلے دیکھیں کہ جو لباس آپ کے آباؤ اجداد ساٹھ سال سے پہن رہے ہیں کیا وہ آج آپ پہن رہے ہیں؟ یا جس ثقافت میں آپ لوگوں کے آباؤاجداد تھے کیا آج آپ وہی اپنا رہے ہیں؟ بالکل نہیں۔ So, if you believe in democracy, if you believe in change, if you believe in addressing the issues of the whole nation, so you must favour کہ FCR کو PPC سے replace کیا جائے کیونکہ اس زمانے کے مسائل اور آج کے زمانے کے مسائل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر آپ طالبان تحریک کو وہاں سے ختم کرنا چاہتے ہیں تو کوئی step اٹھائیں instead of کہ آپ ان کو اور زیادہ support کریں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Leader of the Opposition.

جناب فہد مظہر علی: شکریہ میڈم سپیکر! کہ آپ نے مجھے موقع دیا آج اس مسئلے پر بات کرنے کے لیے۔ یہ ایک اچھا اقدام ہے قائد ایوان کی طرف سے کہ کل جو بدنظمی پھیلی اس ایوان میں انہوں نے اس پر اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے apologize کیا اور ہم ان کی اس effort کو appreciate کرتے ہیں۔

میں دو باتیں clear کرنا چاہوں گا۔ ایک تو یہ کہ ہمیں perceive کیا گیا ہے اور ہمیں ایک confusion کی طرف لے جایا گیا ہے۔ حالانکہ نہ یہ ہماری کوشش تھی کہ ہم اس طرف جائیں اور نہ ہی یہ کوشش ان کی تھی۔ بس تھوڑی سی confusion اور contingency پیدا ہو گئی تھی، جس کی وجہ سے ایسی صورتحال پیدا ہوئی۔ ہمارا manifesto جس کو اتنا criticize کیا جا رہا ہے، it is most rational thinking and thought میں اپنی in the context of Pakistan's situation. سب پر impose نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ بات حقیقت ہے کہ یہ ground realities ہے۔ ابھی بھی تھوڑی دیر پہلے کہا گیا کہ کس نے کہا ہے کہ آپ FCR کو prolong کریں اور وہاں پر implement کر کے رکھیں۔ میری پارٹی سے جس نے کہا ہے، میں کہتا ہوں کہ آج آپ اس

ایوان سے اس چیز کو نکال دیں، اس کی تردید کر دیں۔ میں اس کی تردید کرتا ہوں لیکن آپ جو بتا رہے ہیں یا جو آپ کی طرف سے solutions آ رہے ہیں وہ practicable نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ جب آپ نے issue کو address کرنا ہے یا اس کو discuss کرنا ہے اور ایک اور بات بھی یہاں پر ہوئی ہے کہ جو فاٹا سے ہیں وہ بہتر جانتے ہیں، یہ المیہ national Parliament کا تو ہونا چاہیے، یہ میں مانتا ہوں لیکن یہ المیہ Youth Parliament کا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ جو تاثر اس ایوان کو دیا گیا ہے کہ میں اس پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ہماری طرف سے کچھ ایسے بھی لوگ ہیں بلکہ Blue Party میں بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو فاٹا سے تعلق نہیں رکھتے لیکن وہ فاٹا کے بارے میں بہت کچھ بڑے اچھے طریقے سے جانتے ہیں کہ وہاں پر prevailing situation کیا ہے اور وہ حق ادا کر رہے ہیں ایک ذمہ دار پاکستانی ہونے کا۔ میں ان کو بھی appreciate کرتا ہوں کہ کسی نے blessing in disguise کسی نے اپنے آپ کو put forward کیا ہے کہ اپنے regional مسائل سے، اپنے گھر کے مسائل سے باہر نکل کر ملکی مسائل پر بھی تھوڑی سی روشنی ڈالی جائے اور اس کے لیے بھی اپنا تھوڑا سا خون جلایا جائے۔ میں سلام کرتا ہوں ان لوگوں کو۔

ایک اور بات میڈم سپیکر! کہ provincial status دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پہلے تو تھوڑا سا ایک پارٹی کا stance تھا جس کی وجہ سے پہلے motion پر بات نہیں ہو سکی۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ بالکل status ملنا چاہیے بیشک independent status نہ ہو، ویسے وہ بھی debatable ہے، اس پر بھی debate ہو سکتی ہے لیکن as per motion اس پر یہ کہا جا رہا ہے، اس پر ہم یہ بات کرتے ہیں کہ جناب کسی چیز پر Parliament میں فیصلہ دے دینا اور وہ فیصلے کی حد تک ہی رہے، اس پر آگے implementation نہ ہو یا جو ہم کہتے ہیں کہ وہ deliver نہ ہو، دو باتیں ہمیشہ ہوتی ہیں ایک تو political will ہونی چاہیے اور دوسری بات یہ ہے جو چیز آپ نے initiate کی ہے وہ deliver بھی ہو، اس پر implementation بھی ہو۔ یعنی جو ہم نے initiate کیا that must reach people. ان کو relief ملے۔ لہٰذا relief کی practicality کے لیے یہ دیکھنا ہے کہ آپ نے practicality کہاں دینی ہے۔ میرے معزز ساتھی جو فاٹا سے تعلق رکھتے ہیں وہ مجھے بتائیں کہ جنوبی وزیرستان میں جو مہسود کے لوگ ہیں، وہ displaced ہیں، آج UNHCR کے tents میں رہ رہے ہیں، کیا وہ آپ

سے صوبہ مانگ رہے ہیں۔ وہ پشتون جو کشمیر کو آزاد کرانے کے لیے پاکستان کی طرف سے لڑے تھے اور ایک noble cause کے لیے جہاد کیا تھا آج ان کی حالات یہ ہے کہ وہ tents میں اور کھلے آسمان کے نیچے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ وقت گزار رہے ہیں۔ آپ ایک Youth Representative ہونے کے ناتے یہ solution put کر رہے ہیں کہ جناب! ان کو حقوق دیے جائیں in the form of provincial status without even considering the ground realities. جو یہ بات کرتے ہیں، جو وزیرستان میں رہتے ہیں، I have honourned to be in South Waziristan for 17 years. My family is not although from FATA but it is residing in FATA, specifically in South Waziristan. میرا personal experience ہے، میں نے transition دیکھی ہے، اس میں grievances ہیں، اس میں deprivation ہے، ہم تو اس کو support کرتے ہیں کہ نہ صرف فاٹا بلکہ پورے پاکستان میں جو disenchanted لوگ ہیں، جو deprived لوگ ہیں، جو downtrodden لوگ ہیں، ان کو empower کریں، ان کو good governance and justice deliver کریں لیکن اس کا ایک طریقہ کار ہے۔ اس میں ایک broader context ہے، ایک internal context ہے، 64 سال میں سے جس ملک میں 35 سال ایک vacuum رہا ہے یعنی جو dictators حکمران رہے ہیں، جس میں political dysfunctional رہا ہے، اس وجہ سے کبھی وہ maturity کی طرف قدم بڑھایا ہی نہیں ہے، یہ جو لڑکھڑا،لنگڑا رہا ہے، اس democratic system پر خدارا! آپ نئے صوبے بنانے کا یا جو ہم propose کر رہے ہیں، یعنی 1122 بنا کر یا 15 بنا کر اس پر اتنا pressure نہ ڈالیں، وہ اتنا بوجھ نہیں سہہ سکے گا۔

ایک اور بات ہے میڈم سپیکر کہ ہماری جو debate ہو رہی ہے فاٹا کے بارے میں اس کا کچھ طریقے کار ہے۔ سب سے پہلے جو لوگ displaced ہیں، جو اتنا انتشار وہاں پر پھیلا ہوا ہے۔ Legislators تو یقیناً قانون سازی کریں گے لیکن ہماری nation کو چاہیے کہ وہ یک زبان ہوں اور وہ ہیں بھی اور ان کو اس مسئلے سے نجات دلائیں اور جو وہاں پر extremism and militancy کی ایک wave چلی ہوئی ہے، جس کو ہمارے State Institutions نے استعمال بھی کیا افغانستان کی جنگ میں۔ اس کا بھی طریقہ کار ہے۔ اس میں یقیناً وقت لگتا ہے۔ ایک بیج بوئیں اور جتنے بھی fertilizers استعمال کر لیں but it would take its time اور ہم یہی بات کہہ رہے ہیں کہ کیونکہ یہ human

behaviour, human pattern, human lives کا مسئلہ ہے تو آپ اس کو تھوڑا سا وقت دیں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں آپ اس کو بالکل چھوڑ دیں اور اس کو اگلے دس سالوں کے لیے pend کر دیں لیکن stepwise کریں۔ اس کی stages بنا دیں اور ان stages میں یہی ہے کہ سب سے پہلے جو displaced لوگ ہیں، جن کے مسائل ہیں وہ سب سے پہلے عزت و احترام سے اپنے علاقوں میں واپس جائیں اور جب وہ واپس جائیں گے تو پھر وفاقی حکومت کی طرف سے پوری کوشش کی جائے، اس کے لیے ہم موجود ہیں ہم guidelines دیں گے، ہم اس پر کام کرنے کے لیے تیار ہیں۔ وہاں پر جو سکول طالبانوں نے اڑا دیے ہیں، جو کہا گیا کہ وہاں پر ہسپتال بھی بہت کم ہیں اور ان کو بھی bomb blast سے اڑا دیا گیا ہے تو ان کو پہلے سکول reconstruct کرکے دیں اور پھر ہسپتال بنا کر دیں۔ Definitely it will take time. دو دنوں میں سکول ہسپتال نہیں بن سکتے۔ آپ کا تعلق بھی میڈم KPK سے ہے اور آپ کو اس بات کا پتا ہے کہ وہاں پر ground realities کیا ہے۔ دوسرا وہاں پر جو sectarian violence ہو رہا ہے اس بنیاد پر اس کو رد نہیں کرنا چاہیے کہ ان کو اکٹھا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ صرف ایک ایجنسی میں ہو رہا ہے, but it does exist وہ وہاں پر exist کرتا ہے اور اس کو بھی address کرنا ہے لیکن ہم stepwise چلتے ہیں۔ پھر یہ کوشش کرنی چاہیے کہ فاٹا کے کاکافی زیادہ لوگ Gulf States میں ہیں۔ وہاں پر وہ مزدوری کرتے ہیں، وہ اتنے جفاکش لوگ ہیں وہ لوگ تو واقعی ملک کی construction میں کام کر رہے ہیں۔ پچھلے سال پاکستان received 11 million dollars in remittances. وہ تو contribute کر رہی ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ وہ تو ہمارے assets ہیں، اس طرح نہیں جس طرح آرمی کہہ رہی ہے کہ یہ تو ہمارے strategic assets ہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو constructive ہیں اور جو value addition کر رہے ہیں اس ملک میں in the form of economics. آپ یہ کوشش کریں کہ ان کو training دی جائے، skills دی جائیں۔ کل بھی بات ہو رہی تھی ایک بھائی بات کر رہے تھے کہ ان میں education کو promote کرنے کے لیے scholarships دی جا سکتی ہیں۔ یہ وہ gestures ہیں جو آپ کر سکتے ہیں اور جو آپ کے control میں بھی ہے۔ آپ dictate نہیں کر سکتے کہ جناب! یہ ہونا چاہیے۔ یہ کس پر abiding ہوگا؟ Democracy and dictatorship میں یہی تو فرق ہے کہ آپ نے legislation کا ایک راستہ دکھانا ہے کہ ہاں اس

راستے پر چلیں۔ وزیراعظم صاحب! میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ راستہ دکھائیں گے تو اس میں اپوزیشن انشاء اللہ آپ کے ساتھ کندھا ملا کر چلے گی۔

میڈم سپیکر! میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ کل اور آج جو proceedings ہے، اگر ہم واقعی اس ملک کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو میں یہ propose کرتا ہوں کہ وزیراعظم صاحب اور میں، اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ایک کمیٹی بنائیں اور اگر آپ اس کو Chair کریں یا جوگزئی صاحب اس کو Chair کریں اور اس میں دیکھیں کہ demarcation of new provinces کا کیا way forward ہونا چاہیے کیونکہ Blue Party sticks with only one point that it should be on administrative basis. ہم نے یہ کہا ہے کہ صرف linguistic نہیں بلکہ تھوڑا broader ہونا چاہیے۔ یہ کہتے ہیں کہ urgent basis پر بنایا جائے، ہنگامی حالات پر بنانا چاہیے اور ہم کہتے ہیں کہ اس کو تھوڑا وقت دیا جائے۔ اس میں differences ہیں۔ لہٰذا میڈم سپیکر! میں اور ہماری Opposition یہ امید کرتے ہیں کہ وزیراعظم صاحب اس کی تائید کریں گے کہ ہم constructive کام کرتے ہیں ، ہم research کرتے ہیں، ہم اس پر paper لکھیں گے۔ اس میں یہ بھی ہوں گے اور ہم ایک bipartisan equal representation کے ساتھ ایک کمیٹی بنائیں جس کا یہ کام ہوگا کہ جو ہمارا اگلا اجلاس شروع ہوگا جو جون میں propose کیا گیا ہے، اس میں ایک consensus document لے کر آئیں جس میں ایک clear guidelines لکھی ہوں جس میں Green Party بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر deliberation کرے گی۔ اس سے ایسی چیز سامنے آ جائے گی جو نہ صرف Parliament میں unanimously pass ہوگی بلکہ ہم اسے different forums پر، وزیراعظم صاحب اور میں، اگر PILDAT اور سیکرٹریٹ ہمیں اجازت دیتے ہیں، ہم جا کر اس کو present بھی کریں گے، whether it be in Lahore, in Karachi, in Balochistan, جہاں پر بھی ہو سکے تاکہ یہ جو sense پایا جاتا ہے کہ جناب ہواؤں میں، ایوانوں میں بڑی بڑی جگہوں پر بیٹھ کر decision ہوتے ہیں۔ لہٰذا میڈم اسے consider کیا جائے۔ شکریہ۔

ایک معزز رکن: میڈم کیا میں ایک point clear کر سکتا ہوں۔ ہم نے یہ بات نہیں کی کہ ہم ایک سال میں صوبہ بنا دیں گے۔ ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ بالکل impractical بات ہے۔ ہم فاٹا کو ایک سال

میں صوبہ نہیں بنا سکتے۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں چار پانچ یا چھ سال لگ سکتے ہیں اس کام میں۔

Madam Deputy Speaker: OK. We got your point. Thank you. Yes, honourable Prime Minister sahib.

جناب محمد ہاشم عظیم، وزیراعظم یوتھ پارلیمنٹ: شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں قائد حزب اختلاف کی اس چیز کو سراہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے صوبے بنانے میں اپنا بڑا concern show کیا اور ایک کمیٹی کی بھی proposal دی جس میں ہم ایک mutual consensus سے ایک agreement کریں تو اس میں ہمیں کوئی مسئلہ نہیں اور ہماری پارٹی بھی اس کو supportکرتی ہے لیکن جس طرح ایک debate کل ہو چکی ہے اور ہم اس کو بار بار لائیں یہ مناسب نہیں لگتا۔ میں نے کل بھی ایک Resolution دی تھی اور اس پر جوگزئی صاحب debate نہیں کرا سکے اور میں نے Secretariat کو بھی propose کیا کہ کل تھوڑا سا وقت اس چیز کو دے دیا جائے کیونکہ جب ہم ایک چیز discuss کر چکے ہیں لیکن at a point نہیں آ سکے اور ہمارے کچھ ارکان بھی تھے جو اس پر بات کرنا چاہتے تھے تو میں propose کروں گا کہ کل اس کو adopt کیا جائے اور basically ایک function آ جائے کہ ہم کس basis پر یہ تقسیم چاہتے ہیں اور obviously ہم اس میں consensus ضرور کریں گے ۔ اصل میں ہم بھی پاکستان کی فلاح چاہتے ہیں اور آپ بھی چاہتے ہیں اور انشاء اللہ ہم اس میں ایک agreement devise ضرور کریں گے۔

Coming to the point, Madam Speaker, I would like to yield my time to the honourable Interior Minister for his ending note on the said issue. Thank you.

جناب حفیظ اللہ وزیر: شکریہ وزیر اعظم صاحب اور میڈم سپیکر صاحبہ۔ میرے خیال میں Opposition کی طرف سے ہمیں جو نکات مل رہے ہیں، they support our views that a provincial status should be given to FATA. اس میں وہ بات کر رہے ہیں کہ فاٹا ایک underdeveloped and deprived area ہے تو میں سوچتا ہوں کہ جو پچھلے 65 سال گزرے اور یہ فاٹا ویسا ہی ہے اور وہاں پر کوئی تبدیلی یا ترقی نہیں ہوئی جبکہ دوسرے صوبے ترقی کر رہے ہیں۔ میرا تو یہی خیال ہے کہ اسی لیے ہم صوبے کی درخواست کرتے ہیں اور صوبے کی demand کرتے ہیں کہ وہاں پر ترقی ہو جائے اور صوبہ بنے بغیر وہاں پر ترقی ہونا ناممکن ہے۔ Opposition کی طرف سے

ہمیں یہ points بھی ملے کہ مہسود بیلٹ میں کوئی شہری نہیں رہتا اور وہ ایک displaced area ہے- It is a very good point لیکن میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں گا کہ فاٹا کی جو administration ہے، ہمارے جو political agents ہوتے ہیں، جو ہمارے chief executives بھی ہوتے ہیں یعنی وہ وہاں پر ہم پر ایک بادشاہ کی طرح حکمرانی کرتے ہیں- وہ اس ایجنسی میں نہیں بیٹھتے جہاں ان کا کام ہوتا ہے بلکہ ہمارے PA صاحب ٹانک میں رہتے ہیں جو کہ settled area ہے جو کہ ایک district of KPK ہے- اورکزئی ایجنسی کے Political Agent (PA)صاحب ہنگو میں رہتے ہیں، جنوبی وزیرستان کے PA بنوں میں رہتے ہیں جو کہ KPK کے شہر ہیں- میں چاہتا ہوں کہ اس علاقے کو اگر provincial status دیا جائے تو شاید وہاں پر ہمارا administrative set up تھوڑا سا بہتر ہو سکے-

ایک اور بات جو پہلے کی گئی تھی جس کو میں یہاں پر clear کرنا بھول گیا تھا کہ وہاں پر مختلف ethnicity سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں- یہ بات بالکل غلط ہے- وہاں پر صرف ایک ethnicity سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں، وہاں پر صرف پٹھان ہیں باقی وہاں پر کوئی sectarian کا کوئی مسئلہ نہیں ہے- یہ صحیح ہے کہ وہاں پر شیعہ اور سنی اور دونوں رہتے ہیں لیکن وہاں پر شیعہ سنی فسادات کبھی بھی نہیں ہوئے اور وہ دو بھائیوں کی طرح رہ رہے ہیں- میرے خیال میں میں وزیراعظم صاحب سے اور اس ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ فاٹا کو provincial status دینے میں ہماری مدد کریں- شکریہ-

Madam Deputy Speaker: There should be a committee on this demarcation. I will request Leader of the Opposition and our honourable Prime Minister

کہ تین ارکان یہاں سے اور تین ارکان وہاں سے لیں اور مل کر بیٹھ کر بات کریں اور اپنی report Secretariat میں جمع کرائیں- اگر آپ چاہتے ہیں تو اس motion پر voting کرا لیتے ہیں- جی وزیراعظم صاحب-

جناب محمد ہاشم عظیم، وزیراعظم یوتھ پارلیمنٹ: میڈم سپکر! کمیٹی تو ہم بنائیں گے demarcation of provinces پر، اس کا تو ایک الگ set up ہوگا لیکن اس motion پر میرے خیال میں ابھی voting ہو جانی چاہیے-

Madam Deputy Speaker: OK. Thank you. Now, I put the Motion to this House. “This House may discuss the need of giving

the provincial status to FATA keeping in view the denial of basic political, social and administrative rights to the people of FATA and replaced FCR with PPC."

(The motion was carried.)

Madam Deputy Speaker: Consequently, this Resolution is adopted. Now, Mr. Muhammad Waqar, Minister for Foreign Affairs, please move item No.4.

Mr. Muhammad Waqar, Minister for Foreign Affairs: Madam Speaker, after a thorough process of preparation and incorporation of reservations of Blue Party members, I am pleased to present current Government's Foreign Policy Stance towards Pak-US ties at Youth Parliament Pakistan. The policy draft consists of a background paper on history of Pak-US ties and respective importance of Pak to US and US to Pak and summary of policy guidelines to further regulate these bilateral relations with US. We are incorporating realism and pragmatism as the main dictating factor of our policy keeping in consideration the history of relations with US. Mutual importance of both parties, national and international interests, current regional and global scenario and Parliamentary Committee on National Security report guidelines for the revision of relations with US and allied forces. We are assuming a progressive approach in our foreign policy by intention of using maximum benefit out of common interest areas for both parties alongwith creation, identification of more areas of common interest without any compromise over national integrity of a sovereign state of Pakistan.

Pakistan enjoys sovereignty endowed by international laws. We expect from civilized world to respect international laws. We are extending the guidelines for revised terms of engagement with the US and Allied Forces recommended by PCNS with modification, they are stated below.

In regard to drone attacks, this report said that, we are of the view that drone strikes are carried out by foreign invaders are against sovereignty of Pakistan as an open breach of international laws and constitute a blatant violation of Pakistan sovereignty and territorial integrity. There should be a complete cessation drone attacks in Pakistan.

In regard to NATO supply, it may be asked to build road infrastructure or rail road infrastructure with supply of engines

included from Gwader to Afghanistan for transit business. Normal duty will be applied to this transit. Supply route should not get opened unless Pakistan gets a reasonable proportion of contracts to manufacture goods transiting through Pakistan.

In regard to Afghanistan conflict. Pakistan encourages stability in its Western neighbourhood. It may be proposed that post war Afghan Government be based on a broad based approach towards peaceful settlement of conflicts in different pressure and militant groups mainly Taliban, Karzai, US, Northern Alliance with the increase in Pashtun representation.

It is emphasized that Pakistan should pursue progressive proceedings towards the achievement of such a status which favours Pakistan's membership in Shanghai Cooperation Organization.

We support nuclear non-proliferation but Pak – Iran Gas Pipeline Project is in the best interest of Pakistan due to the prevailing energy crisis situation. Pakistan can reconsider this project if US accepts our demand for a civil nuclear programme to address the energy crisis in Pakistan.

We are assuming economy as one of the main determinants of our policy. All departments of States specifically foreign Secretariat should spread energies to reach maximum trade opportunities for stable economic growth.

In the end we would like to recommend that there should be an attachment of foreign office to assist Parliamentary Committee on National Security in its proceedings and thought process. It is further recommended to provide highly competitive group of researchers and think tanks to bring in a thoroughly considered pros and cons of each policy moved by the state. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you so much. Now, we will lunch break and will meet after an hour.

(The House was then adjourned for lunch to meet again after an hour)

(The House was reassembled after lunch break)

Madam Deputy Speaker: There is a Resolution given by Mr. Tabraiz Marri, Mr. Haseeb Ahsen, Mr. Hunain Ali Qadri, Mr. Jamal Jamaee and Ms. Ushna Ahmed. I will request Mr. Tabraiz Marri to kindly read out the resolution and comment please.

Mr. Tabraiz Marri: Thank you Madam Speaker!

"This House is of the opinion that the Islamic Republic of Pakistan favours strong diplomatic ties with United States of America on the basis of equality and mutual respect keeping in view the equally valuable nature of this relationship. However, we prioritize our territorial integrity and sovereignty over any advantageous association and therefore demand respect for our territorial integrity, sovereignty and internal affairs for the continuation of this beneficial association as we vouch to reciprocate similar respect to The United States of America".

میڈم سپیکر! سب سے پہلے میں بتانا چاہوں گا کہ sovereignty ہے کیا؟

Sovereignty is the power of states to make the decisions without any outside interference. Pakistan is a sovereign state but our territorial integrity and our sovereignty has been tarnished in the recent past. There have been many incidents such as the Salala incident, Raymond Davos incident, Osama Bin Laden May 02, raid, Balochistan Committee in the US Congress and Drone Strikes, have thwarted our sovereignty and territorial integrity. We demand equality and we demand relationship based on equality.

ہمارے لیے equality کیا ہے؟ سب سے پہلے میں سلالہ کی بات کرتا ہوں۔ ہمیں سلالہ کے لیے apology ہی نہیں چاہیے، ہمیں سلالہ کے لیے وہ لوگ بھی چاہییں جو اس کے responsible ہیں۔ ہمارے لیے equality یہ بھی ہے کہ جب پاکستان اور انڈیا دونوں nuclear non-proliferation treaty کے signatory ہیں تو why this treatment with India کہ انہیں civilian nuclear technology دے دی جائے اور پاکستان کو نہ دی جائے؟ We want equality here as well. Then coming to the drone attacks, we have a zero tolerance policy on drone strikes. We can not and we will not allow drones attacks in our country at any cost. جہاں ہماری sovereignty کی بات آتی ہے، جہاں ہماری territorial integrity کی بات آتی ہے، we will not compromise even a single bit. بلوچستان کا مسئلہ ہمارا اندرونی معاملہ ہے، USA has no right and I mean to say no right at all to discuss our internal

matters in their Congress. اگر ایسا ہی ہے تو then we can also discuss Mexican war here in our National Assembly. We will not do that because we will respect their territorial integrity and sovereignty, they should respect ours as well.

میڈم سپیکر! اب میں دوسرے point کی طرف آؤں گا۔ ہم عزت دینے پر بھی یقین رکھتے ہیں اور اگر ہم کسی کو عزت دیتے ہیں تو پھر ہم بھی expect کرتے ہیں کہ وہ لوگ بھی ہمیں عزت دیں لیکن اگر USA does not agree to it یا پھر سے ہماری territorial integrity and sovereignty پر کوئی داغ آیا تو we do not wish to continue this relationship any more. ہاں، یہ relationship ہمارے لیے mutually beneficial ہے، امریکہ اس وقت پاکستان کا سب سے بڑا trading partner ہے۔ ہم لوگ اس وقت international isolation برداشت نہیں کر سکتے، یہ ایک حقیقت ہے لیکن ہم لوگ tough stance ضرور لے سکتے ہیں کیونکہ مجھے یہ پتا ہے کہ یہاں پر نہ کوئی Blue Party ہے نہ کوئی Green Party ہے، یہاں پر ہم سب پاکستانی ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ پاکستانی ڈالر ملیں نہ ملیں زندہ ضرور رہ سکتے ہیں لیکن عزت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر! جناب حسیب احسن صاحب۔

جناب محمد حسیب احسن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میڈم سپیکر! یہ human nature ہے کہ انسان ایک دوسرے پر انحصار کرتا ہے۔ جس طرح پاکستان امریکہ پر انحصار کرتا ہے، اس سے زیادہ انحصار امریکہ پاکستان پر کرتا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان امریکہ کے ساتھ بہتر تعلقات چاہتا ہے but on the basis of equality. پاکستان پہلا اسلامی ایٹمی ملک ہے۔ یہ ملک اٹھارہ کروڑ سے زائد آبادی رکھتا ہے لیکن ہمارے ساتھ امریکہ کا رویہ مناسب نہیں ہے۔ امریکہ کا جب دل چاہتا ہے ہماری خودمختاری پر حملہ کر دیتا ہے، پچھلے سال دو مئی کو رات گئے ہماری سرحدوں کی violation کی گئی، سلالہ چیک پوسٹ پر حملہ کیا گیا، ریمنڈ ڈیوس بہت سے نہتے شہریوں کو اپنی گاڑی کے نیچے کچلتا ہوا چلا گیا۔ پاکستانیوں کے احساسات کو مجروح کیا گیا لیکن ہم لوگ امن پسند ہیں۔ ہم ہر مشکل وقت میں امریکہ کا ساتھ دیتے ہیں، frontline state بن کر امریکہ کے شانہ بشانہ کھڑے ہوگئے لیکن ہمیں بدلے میں کیا ملتا ہے؟ تباہی، بربادی، ہمیں رسوا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ یہاں مجھے ہنری کسنجر کی statement

یاد آ رہی ہے، انہوں نے کہا تھا کہ امریکہ سے دشمنی سے زیادہ دوستی خطرناک ہے۔ ہمیں یہ کہہ کر bound کر دیا جاتا ہے کہ امریکہ سپر پاور ہے، وہ آپ کو امداد دیتا ہے۔وہ ہم سے سوگنا زیادہ امداد تو دوسرے ممالک کو دیتا ہے۔ Obama Government 111 billion dollar 2012 میں افغانستان میں خرچ کرے گی جبکہ 159.3 billion dollar 2011 میں افغانستان اور عراق میں خرچ کیے گئے ہیں۔

میڈم سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پاکستان امریکہ کے ساتھ باہمی عزت و احترام کے ساتھ بہتر تعلقات کا خواہاں ہے۔ یہ تعلقات aid سے زیادہ trade پر ہونے چاہییں۔ ڈرون حملوں کو emergency بنیادوں پر بند کیا جائے اور پاکستانیوں کا مزید امتحان نہ لیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر! جناب حنین علی قادری صاحب۔

جناب حنین علی قادری: میڈم سپیکر! میں اپنی پارٹی پالیسی کے مطابق یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم امریکہ کے ساتھ اچھے تعلقات چاہتے ہیں لیکن ہم ان پر depend نہیں کرنا چاہتے۔ ہم ان کے ساتھ اپنیtrade بڑھانا چاہتے ہیں لیکن ہم ان basis پر depend نہیں کرنا چاہتے کہ وہ ہمیں pressurize کریں۔ اگر ہم war on terror میں ان کے allies ہیں تو ان کو بھی ہمارے مفادات اور issues پر سوچنا چاہیے اور ہماری sovereignty پر کوئی compromise نہیں کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر! جناب جمال جامعی صاحب۔

جناب جمال نصیر جامعی: میڈم سپیکر! پاکستان کے امریکہ سے تعلقات پر یہاں پہلے بھی روشنی ڈالی جا چکی ہے، Baghdad pactسے لے کر SEATO, CENTO میں اس نے ان کا جو حال کیا۔1971 میں ہم اس کے بحری بیڑے کا انتظار کرتے رہے اور ہمارا بیڑہ غرق ہو گیا۔ میڈم سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ 1965 کی جنگ میں جیسے بتایا گیا کہ military sanctions لگائی گئیں۔ War on terror پر ہمارا بہت زیادہ نقصان ہو چکا ہے۔ ڈرون حملوں سے لے کر سلالہ چیک پوسٹ تک، ہمارے فوجی جوانوں کی میتوں پر بھی معافی نہیں مانگی جاتی جبکہ شاہ رخ خان سے معافی مانگ لی جاتی ہے۔ ہم war on terror میں جتنا کچھ کر چکے ہیں، میرے خیال میں اب صرف چھیاں چھیاں کرنا باقی رہ گیا ہے۔

میڈم سپیکر! ریمنڈ ڈیوس کا معاملہ دیکھ لیا جائے، کیری لوگر Bill کی language جس پر اس کی وزیر خارجہ خود کہتی ہیں کہ وہ

language درست نہیں تھی۔ بلوچستان ہمارا داخلی معاملہ ہے، وہاں انڈیا کی interference الگ اور آپ اپنی سینیٹ میں resolution پیش کر دیتے ہیں ۔ افغانستان میں تمام business routes اور pro-Indian Government بنا دیتے ہیں، افغانستان پاکستان کی سرحد پر کئی Indian consulates کھلوا دیتے ہیں۔ میڈم سپیکر! مہران بیس پر حملہ ہوا تھا جو کہ ہم نے war on terror کا خمیازہ بھگتا تھا، اس میں ہمارا تین ارب روپے کے طیاروں کا نقصان ہوا۔ آپ امریکہ کی دلچسپ شرائط تو دیکھیں کہ ہم آپ کو طیارے دیں گے، آپ کو دس سالوں میں ان کی قیمت بھی دینی ہو گی، یہ بھارت کے خلاف استعمال نہیں ہوں گے اور انہیں سمندری حدود میں لے جانے سے پہلے ہم سے پوچھا جائے گا، اس سے اچھا تھا کہ آپ یہ طیارے اپنے پاس ہی رکھ لیں۔ انڈیا کے ساتھ nuclear deal کی جاتی ہے اور ہمیں energy crisis پر بتایا جاتا ہے کہ ایران سے بھی gas pipeline نہیں لینی اور اپنے سارے پڑوسی دشمن بنا لیں۔ ہم نے افغانستان کے معاملے میں چین کو امریکہ کے کہنے پر ناراض کیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے جو معزز لوگ یہاں سے جاتے ہیں ان کو ائیرپورٹ پر برہنہ کر کے تلاشی لی جاتی ہے۔ میڈم سپیکر! پاکستان ایک مسلمان ملک ہے، OIC کا اہم ترین رکن ہے۔ ہم اس بات کے متحمل بھی نہیں ہیں کہ اسرائیل کے بارے میں اوبامہ ایسے بیانات دیتے ہیں کہ ہمیں اپنی sovereignty سے زیادہ اسرائیل کی sovereignty عزیز ہے۔ آپ بگرام جیل میں، بغداد جیل میں ابوغریب جیل میں، گوانتاناموبے جیل میں پاکستانیوں اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کرتے ہیں، اس پر بھی پاکستان کو تشویش ہے اور پاکستان اس کا اظہار بھی کرتا ہے۔آپ USAID Programme شروع کرتے ہیں اور پاکستان کی جمہوری حکومت کو bypass کرتے ہیں۔ اگر آپ کو جس ملک میں ڈکٹیٹر بھاتا ہے تو وہاں آپ اسے اپنا لیتے ہیں، جہاں بادشاہت بھاتی ہے، وہاں بادشاہت کو اپنا لیتے ہیں، جہاں آپ کو جمہوریت بھاتی ہے، وہاں آپ اسے اپنا لیتے ہیں، یہ عجیب طرفہ تماشہ ہے۔

میڈم سپیکر! یہ ہمارے الفاظ نہیں ہیں، اس قسم کے الفاظ وہیں سے الفاظ بھی آتے ہیں، جس قوم کے لیے آپ اس طرح کے الفاظ استعمال کریں کہ وہ چند ڈالروں کے پیچھے اپنی ماں تک بیچ سکتے ہیں تو آپ اس سے اور کیا توقع کر سکتے ہیں۔ دو مئی کا operation ہوتا ہے اور ہماری تمام agencies and forces کو bypass کر کے وہ

operation کیا جاتا ہے اور ہمیں بتایا جاتا ہے کہ آپ نااہل ہیں، وہ نااہلی بھی اپنی جگہ موجود ہے جب آپ یہ بتاتے ہیں کہ اسامہ بن لادن گردوں کا علاج کرانے کے لیے لندن گیا تھا، ان سے کیوں نہیں پوچھا گیا؟ ہمارے پڑوسیوں کو ہمارا دشمن بنانے سے لے کر اب تک جتنے اقدامات ہوئے ہیں، اس پر ہماری حکومت کو اس بات پر غوروفکر کرنا چاہیے کہ اب کچھ لو اور دو اور برابری کی سطح پر ہی مذاکرات ہو سکتے ہیں، rate سے زیادہ trade پر دھیان دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترم اشنا احمد صاحبہ۔

محترمہ اشنا احمد: شکریہ میڈم سپیکر! ابھی ہمارے پارٹی نے discuss کیا ہے کہ ہمیں امریکہ کے ساتھ ایسے تعلقات چاہییں کہ جس میں وہ ہمیں respect دے اور ہم اسے respect دیں، وہ ہماری sovereignty and integrity کی respect کرے، ہم اسے respect دیں۔ ہم اس لحاظ سے کہتے ہیں کہ ڈرون حملے رکنے چاہییں اور NATO supply میں ہتھیاروں کی transportation نہیں ہونی چاہیے۔ ہماری US ties پر ابھی former ambassador کے ساتھ discussion ہوئی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ ڈرون حملوں کو روکنے پر امریکہ کسی بھی صورت میں نہیں مانے گا اور NATO supply پر بھی you can not check the entire containers کہ کون سا container ہتھیار لے کر جا رہا ہے یا نہیں لے کر جا رہا؟ اس میں میری suggestion یہ ہو گی کہ جیسے پاکستان نے امریکہ کو suggestion دی تھی کہ آپ اپنے ڈرون طیاروں کو استعمال کرنے کے بجائے ہمارے F-17 طیاروں سے حملے کریں، اس سے at least یہ تو ہو گا کہ ہماری sovereignty کو کوئی breach نہیں کر رہا ہو گا۔ ہم خود انہیں operate کریں گے۔ اس کے علاوہ اگر ہم NATO پر بات کریں تو جس طرح انہوں نے کہا کہ NATO کی supply نہیں رکے گی، امریکہ Central Asia کا جو route لے گا، اسے وہ بہت زیادہ مہنگا پڑے گا۔ اسے افغانستان سے فوجیوں کا انخلاء بھی کرنا ہے۔ میں یہ کہوں گی کہ ہمیں یہ stance لینا چاہیے کہ ہم NATO supplyکی اجازت نہیں دیں گے چاہے امریکہ اسے مانے یا نہ مانے، اس سے کم ازکم internationally یہ چیزrecognize ہو کہ امریکہ زبردستی ہماری سڑکوں سے supply لے کر جا رہا ہے، ہم اسے اجازت نہیں دے رہے ہیں تو at least پاکستان کا یہ stance ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر! جناب وقاص احمد صاحب۔

جناب وقاص احمد: شکریہ میڈم سپیکر! سب سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ پاکستان ایک sovereign country ہے اور امریکہ کو چاہیے کہ پاکستان کی sovereignty کا خیال رکھے۔ میرے بھائیوں نے بہت سی چیزیں بتا دی ہیں لیکن ہماری خودمختاری کو ڈرون حملوں سے بڑا مسئلہ رہا ہے جس میں ہمارا سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ South Asia Terrorism Portal کے مطابق 2005 سے لے کر 2012 تک 228 ڈرون حملے ہو چکے ہیں جن میں 2180 کے قریب لوگ مارے جا چکے ہیں۔ اس میں ایک بہت بڑی تعداد ان شہریوں کی ہے جن کا کوئی قصور نہیں ہوتا ۔ ایک اور research paper Pakistan Body Count جو ذیشان الحسن عثمانی صاحب کا ہے، وہ 15-3-2010 کو publish ہوا، اس میں وہ لکھتے ہیں کہ 2004 سے لے کر 2010 تک 1150 civilian مارے جا چکے ہیں، جن میں صرف29 القائدہ کے militants ثابت ہوئے ہیں، ان کے علاوہ تمام civilian population ماری گئی۔ ایک اور research Team of Journalists of Bureau of Investigation Journalism نے report کیا ہے کہ civilian کی اتنی بڑی تعداد سے North Waziristan, South Waziristan, FATA اور اُن تمام علاقوں میں لہر اٹھی ہے، جو انہیں شدت پسندی کے راستے کی طرف گامزن کر رہی ہے۔ وہاں کے 93% لوگ بدقسمتی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے اوپر پاکستانی افواج امریکہ کے ذریعے جنگ مسلط کروا رہی ہے جو ہمارا بہت بڑا نقصان ہے کہ ہمارے ہی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری فوج دوسرے لوگوں کو بلوا کر ہم پر حملے کرواتی ہے۔ 2009 سے پہلے تک امریکہ اس چیز کو نہیں مانتا تھا کہ ہم ڈرون حملے کر رہے ہیں یا ہم انہیں operate کرتے ہیں، انہوں نے 2009, 2010 میں انہوں نے اس چیز کو justify کیا کہ ہم ڈرون حملے اس وجہ سے کرتے ہیں کہ کچھ شدت پسند افغانستان آ کر problems create کررہے ہیں، ان کی پاکستان میں پناہ گاہیں ہیں اور جو بھی ہمارے ساتھ ایسا کرے گا ہم اس کا پیچھا کریں گے لیکن UNO کا Article 2(4) کہتا ہے کہ 'All members shell refrain in their international relations from the threat or use of force against the territorial integrity or political independence of any state'. جو اس چیز کو reject کرتی ہے۔ International Law of Arm Conflict Article 51 and International Criminal Court Law Article 8 (2)(b) clearly کہتا ہے کہ 'Refrain from targeting civilian population and the civil targets'. Philip G. Alison international law scholar ہیں اور human rights practitioner ہیں، New York University

UNO Commission for Human میں پروفیسر ہیں، وہ School of Law Rights میں reporter بھی ہیں، انہوں نے 02-6-2010 کو ان ڈرون حملوں پر اپنی report جمع کرائی جس میں انہوں نے criticized the USA for being the most prolific user of target killings in the world. یہ سب researches اس چیزکو show کرتی ہیں کہ ہماری integrity, sovereignty کس طرح متاثر ہوئی اور تمام international laws وہ بھی اس کو support نہیں کرتے۔

میری recommendations یہ ہیں کہ پاکستان کو چاہیے کہ اس پر اب soft hand ختم کرے، اپنا ایک stance لے اور ان کے ساتھ ایک agreement ہونا چاہیے جس کے تحت تمام چیزیں ہونی چاہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی law enforcement agencies کی capacity building کی طرف جائیں۔ اگر آپ نے ڈرون حملے کرنے ہیں، یہ نہیں رک سکتے تو ایسا کریں کہ ہمیں ڈرون حملوں کی technology دے دیجیے، ہم خود اسے operate کر لیں گے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ شہیرہ جلیل الباسط صاحبہ۔

Ms. Shaheera Jalil Albasit: Thank you very much. I would like to say that we are emotional people, we speak on emotional lines,

ایک طرف تو ہم through Kerry Lugar Bill کے تحت $1.5 billion کی امداد لیتے ہیں، دوسری طرف ہم بہت confidence سے کہتے ہیں کہ ایک پاکستانی ڈالروں کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے، عزت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔

One honourable Member: Madam Speaker! Point of objection,

ہمیں ابھی تک Kerry Lugar Bill کے پیسوں میں سے میرے خیال میں ہمیں صرف 20% ملے ہیں۔

محترمہ شہیرہ جلیل الباسط: لیکن agreement تو کر لیا گیا ہے، even if you leave Kerry Lugar Bill aside, I am getting the information that Cabinet has approved that Bill. So, not now we will be getting money from that.

One honourable Member: Point of order.

Madam Deputy Speaker: Yes.

ایک معزز رکن: میں اپوزیشن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 1947 سے لے کر اب تک $74.025 billion لے چکے ہیں، اس کا ذکر میں نے report میں بھی کیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ Please carry on.

Ms. Shaheera Jalil Albasit: Eventually it has been established that we have been using and taking money from USA. So, I think we are having this resolution on emotional lines

کہ امریکہ سے ہمیں integrity کا سوال کرنا چاہیے، can we afford by the end of the day, can we afford to ask them for our integrity? ابھی جناب ریاض کھوکھر صاحب آئے تھے اور انہوں نے اتنا bluntly ایک statement ہمیں دی ہے اور there is nothing wrong with that statement کہ اگر پوری دنیا کی کوئی super power ہوتی ہے، a establish super power is supposed to be ruthless and mean, why on earth? Should it be concerned about Pakistan. I think it's more important کہ اب ہم economic lines پر سوچیں، صرف اپنا perception دینے کے بجائے امریکہ کی نظر سے سوچیں اور جب ہم foreign policy کی بات کرتے ہیں، جیسے ہماری پارٹی کا foreign policy stance ہے کہ اگر آپ NATO supply lineکو resume کرتے ہیں تو آپ ان سے دوطرفہ بات کریں کہ ہماری ریلوے کے پورے system کو establish کریں یعنی two way process ہو، bilateral process ہو۔ ایک دم سے کہہ دینا کہ ہم کسی صورت اجازت نہیں دیں گے، the resumption of NATO supply, I think that is very emotional. Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر! جناب محمد ظفر اللہ صاحب۔

Mr. Muhammad Zafar Ullah: Thank you Madam Speaker! I support strong diplomatic ties with USA on the basis of equality and mutual respect

لیکن سوچنے بات یہ ہے کہ کیا ہمارے تعلقات sovereignty کیbase پر قائم ہیں تو میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ بالکل sovereignty and mutual respect کی بنیاد پر قائم نہیں ہیں۔ ہم اس کی مثال دیکھ سکتے ہیں کہ لاہور میں ریمنڈ ڈیوس جیسے لوگ یہاں لوگوں کو قتل کر کے امریکہ چلے جاتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ ہمارے نوجوان، بچے، خواتین ڈرون حملوں میں مر رہے ہیں اور کسی کو اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔ ہم صرف economic perspective سے دیکھتے ہیں کہ ہمیں امداد نہ ملی تو ہم مر جائیں گے، ہمارا کیا بنے گا؟ امریکہ دنیا میں خدا بنا بیٹھا ہے، اس کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں 198 ممالک میں ایسے ممالک بھی ہیں جو امریکہ کے مخالف ہیں اور اس وقت دنیا کے نقشے پر بھی موجود ہیں، اس کی مثال کیوبا،

وینزویلا اور دوسرے ممالک ہیں۔ یہ ایک جمہوری حکومت ہے، اس کا حال قذافی حکومت جیسا نہیں ہو سکتا ہے امریکہ آ کر حملے کرنا شروع کر دے، UN Security Council میں resolution لے آئے اور پاکستان کا حال افغانستان جیسا ہو جائے۔ یہ نڈر، بہادر اور غیور قوم ہے، ہم یہ ڈرون حملے برداشت نہیں کر سکتے۔

میڈم سپیکر! میں آپ کو اس کا economic perspective بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم NATO supply پر آج سے آٹھ سال پہلے ٹیکس لگا دیتے تو جو Kerry Lugar Bill کے ذریعے ہمیں امداد کے نام پر بھیک کے طعنے ملتے ہیں، یہ ہمیں نہ ملتے اور شاید اس سے زیادہ رقم ہمیں ملتی۔ آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں دوست چاہییں، دوست نما دشمن نہیں چاہییں کہ دوستی کی بات کریں اور حملے بھی کریں، ہمارے آدمی بھی ماریں، ہمیں یہ بالکل قبول نہیں ہے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر! شکریہ۔ جناب محمد عتیق صاحب۔

جناب محمد عتیق : شکریہ میڈم سپیکر! میں ایک دو چیزیں share کرنا چاہوں گا۔ یہاں equality کی بات ہو رہی ہے جو ایک idealism کی بات ہے۔ 'Might is right, جس کی لاٹھی اس کی بھینس'، یہ قانون ہمیشہ universal رہے گا چاہے ہم جتنے بھی civilized ہو جائیں یا ہم death penalty ختم کر کے 99 years کی قید لے آئیں لیکن universal rule, might is right ہی رہے گا۔ ہم equality basis کی بات کر رہے ہیں تو ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اب ہم پر ادھار تو مسلط ہو چکا ہے، ہمارا بچہ بچہ مقروض ہو چکا ہے، اب اسے کیسے اتارنا ہے؟جناب لیاقت علی خان صاحب نے اپنا پہلاvisit USA کا کیا اور ان کے ساتھ دوستی کا ہاتھ بڑھایا جب ہم نے ان کی طرف way forward اور ہماری محکومی کا پہلا عنصر وہ ایوب خان کی طرف سےہوا۔ کسی صاحب نے ایک article لکھا تھا اور ان کا جان ایف کینیڈی کے ساتھ پہلا visit تھا، تو وہ لکھتے ہیں کہ یسوع مسیح کے لیے ان کے ساتھ جو بات کر رہے ہیں کہ ہماری افواج آپ کی افواج ہو سکتی ہیں بشرطیکہ ہم کسی فیصلے پر پہنچ جائیں۔ یہاں پر dictator one man show ہوتاہے، وہ ایک decision لے رہا ہے کہ ہماری افواج آپ کی افواج ہیں، ابھی تک SEATO and CENTO کے معاہدے نہیں ہوئے تھے تو بہرحال 1960 سے onwardہم اپنی افواج پہلے ہی دے چکے ہیں۔ اس کا way forward کیا ہے کہ ہم نے کیسے واپس آنا ہے اور کیسے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونا ہے؟ مسلمان ممالک کی تعداد 58 کے

قریب ہے، سب سے کم ٹیکس ایران کے لوگ اپنی حکومت کو دے رہے ہیں جو کہ ان کا 3% ہے، ہمارا اس وقت سولہ روپے ہے جو میرے خیال میں سب سے زیادہ ہے، کچھ ایسے ممالک بھی ہیں جو tax free countries ہیں۔ وہ تین روپے ٹیکس کیوں دے رہے ہیں؟ اس وقت ایران پر پابندیاں بھی لگی ہوئی ہیں، ہم ان کے ساتھ کوئی معاہدہ بھی نہیں کر سکتے، اگر معاہدہ کرتے ہیں تو IMF ہمارے قرضے روک لے گا اور ہمیں اس میں مزید مسائل کا سامنا کرنا ہو گا۔ پابندیوں کے باوجود ایران ایک اچھی قوم کے طور پر کیوں آ رہا ہے؟ اس کا literacy level اتنا اچھا نہیں ہے، اس کی industry اتنی اچھی نہیں ہے لیکن ان کی جو growth 97% ہے، ان کی اپنی industry کی ہے جس کی وجہ سے اگر پابندیاں لگ بھی جائیں تو انہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی لیکن اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ کو UNO میں respect کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ ہمیں economy کو grow کرنا پڑے گا، حکومت کو small industries کو subsidy دینی پڑے گی۔ اس طرح ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے اور ہم ادھار سے بچ سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں امریکہ کی بات کرتا ہوں اس نے جب 1945 میں ناگاساکی پر attack کیا اور اس میں اڑھائی لاکھ لوگ مارے جاتے ہیں، اس وقت امریکہ کا literacy rate below 50% تھا لیکن وہ economic power بنا، کیوں بنا؟ کیونکہ industry grow کررہی تھی۔ اس وقت پہلے نمبر پر روس تھا اور اس کے بعد امریکہ تھا، برطانیہ تیسرے نمبر پر تھا۔ بنیادی چیز یہ ہے کہ ہمیں اپنی economy کو strengthen کرنا ہو گا ۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر! محترمہ سمن احسن صاحبہ۔

محترمہ سمن احسن: شکریہ میڈم! مجھے جن points پر بات کرنی تھی، یہ لوگ ان پر بات کرچکے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب اصغر فرید صاحب۔

جناب محمد اصغر فرید: شکریہ میڈم سپیکر! میں اس موضوع پر یہ کہنا چاہوں گا کہ 'baggers are not the choosers' actually, we are Hippocratic, on the hand we want American amenities and money and on the other hand we want equality, this is a little bit confusion.

One honourable Member: Point of order.

Madam Deputy Speaker: Yes.

ایک معزز رکن: میڈم سپیکر: انہوں نے Hippocratic کہہ کر ہماری قوم کی تذلیل کی ہے۔ انہیں national interest میں diplomatic word کا استعمال کرنا چاہیے۔

جناب محمد اصغر فرید: میڈم سپیکر! یہاں پر شاہ رخ خان کی مثال دی گئی کہ انڈیا سے اس لیے معافی مانگی جاتی ہے کیونکہ وہ امریکہ سے بھیک نہیں مانگتا، ہم لوگ امریکہ سے بھیک مانگتے ہیں، اس لیے ہم سے معافی نہیں مانگی جاتی۔ دنیا میں ان ہی اقوام کی عزت کی جاتی ہے جو self-reliant پر depend کرتی ہیں۔ اللہ پاک نے ہمیں اتنے وسائل دیے ہیں کہ دنیا کے کسی ملک میں اتنے وسائل نہیں ہیں جتنے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قدرتی وسائل سے مالامال کیا ہے تو بحیثیت مسلمان میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں according to Islam دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات رکھنے چاہییں۔ قرآن پاک میں ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ 'کافر کبھی بھی مسلمان کے بارے میں اچھا نہیں سوچ سکتا' تو ہم کیوں ان کافروں پر depend کر رہے ہیں۔ ہم ان سے کیوں اتنی زیادہ expectations کر رہے ہیں؟ ہمیں بجائے ان کی طرف دیکھنے کے اپنے ایمان کو بہتر کرنا چاہیے اور اپنے وسائل کو utilize کرتے ہوئے ہم اپنی economy بہتر کر سکتے ہیں اور اپنے تمام مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔

میڈم سپیکر! اس کے علاوہ بات ہوئی کہ امریکہ ہمیں ڈرون technology دے، میں یہاں بتانا چاہتا ہوں کہ UET Lahore میں ہمارے seniors نے drone technology پر ایک project بنایا تھا جو اس وقت دنیا میں استعمال ہونے والی drone technology کے مطابق تھا لیکن اس کو support کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پاکستان کے engineers کو ایک platform مہیا کیا جائے ، ان کو research based projects دیے جائیں تاکہ وہ ان پر کام کریں اور ہم drone technology خود ہی develop کر سکتے ہیں نہ کہ ہم ان سے مانگیں۔ شکریہ۔

ایک معزز رکن: میڈم سپیکر! میں ایک factual correction کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جس drone technology کی بات کر رہے ہیں، میں نےاسے دیکھا ہے، drone technology is not only spying the planes میں اس بات سے agree نہیں کرتا کہ پاکستان drone technology حاصل کر چکا ہے، so that was just a model in the shape of a drone plane.

میڈم ڈپٹی سپیکر! جناب محمد حامد چوہدری صاحب۔

جناب محمد حامد چوہدری: شکریہ میڈم سپیکر! میں سب سے پہلے ایک بات کرنا چاہوں گا کہ international politics صرف اورصرف power game کی struggle ہے۔ امریکہ کو پاکستان میںinterest صرف یہی ہے کہ وہ اس خطے میں اپنی طاقت منوانا چاہتا ہے۔ وہ انڈیا کو اس لیے مضبوط کر رہا ہے کہ اسے چین کو tackle کرنا ہے۔ یہاں میرے تمام دوستوں نے ایک بات کی کہ امریکہ نے پاکستان کے ساتھ کیا کیا؟ میں ایک recent incident کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا کہ سولہ جنوری کو CDA نے USA Embassy کی extension کی منظوری دی ہے۔ اب امریکن ایمبیسی کو approval ملی ہے کہ وہ Diplomatic Enclave Islamabad میں آٹھ منزلہ عمارت بنا سکتا ہے، جس میں اس کے ملازمین کی تعداد چھ ہزار ہو گی۔ اس کے بعد ایک security agency CDA کو خط لکھتی ہے کہ اس کی سب سے اوپر والی منزل سے ایوان صدر اور اردگرد کے تمام علاقے پر نظر رکھی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد CDA یہ بات کہتی ہے کہ جب تک حکومت intervene نہیں کرے گی، ہم اس approval کو reject نہیں کر سکتے جبکہ اس پر حکومت کی طرف سے اب تک کوئی action نہیں لیا گیا۔ میں اپنی حکومت کو قصوروار سمجھوں گا کہ ہم لوگ امریکہ کے ساتھ تعلقات کے چکروں میں اتنے میٹھے بن گئے ہیں کہ ہم ان کے لیے تر نوالہ ثابت ہو رہے ہیں،ہماری اپنی integrity کچھ بھی نہیں ہے، ہم خودبخود ان کے سامنے جھکتے جا رہے ہیں تاکہ وہ ہمیں تر نوالہ سمجھ کر کھا جائیں۔ آپ دیکھیں کہ امریکہ افغانستان سے نکل رہا ہے، امریکہ قطر میں طالبان کا دفتر قائم کروا کر ان سے مذاکرات کر رہا ہے لیکن دوسری طرف ہمیں کہتا ہے کہ 'do more' طالبان کے خلاف زیادہ کارروائی کریں۔ میں یہی کہوں گا کہ ہمیں اپنی policy کو اس طرح تبدیل کرنا چاہیے کہ ہم ان کے لیے تر نوالہ ثابت نہ ہوں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر! جناب ملک ریحان صاحب۔

جناب ملک ریحان: شکریہ میڈم سپیکر! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔

Madam Speaker, this is time to realize and to break the ancient dependency and to make a thought provoking independent foreign policy, this is the need of time. We should learn how to stand on our own foot. We should prove that we are a sovereign nation and state. We should not act on one beacon call. Madam Speaker! Pakistan USA policy needs reverence public scrutiny, a complete

review and should be made according to the public sprit. As we are all know that we are getting nothing from USA but blood in the form of drones, destruction and instability in the region.

Madam Speaker! America is not the last and the least country or an ultimate panacea to our problems. There should be alternate, Pakistan should bridge good diplomatic, economic, social and political relations with Middle East Countries, with Central Asian Countries, with China, with Japan and other countries. Madam Speaker! Pakistan should stop taking aid and other assistance from USA but to start a new era of trade and our slogan should be "no aid but trade". Madam Speaker! Above all we need internal political and economic stability and peace in our country, without internal sovereignty it is a foolery to think up independent foreign policy,

ہمیں سب سے پہلے internal sovereignty چاہیے۔

میڈم سپیکر! ایران پاکستان gas pipeline ضروری ہے۔ Trade with India and China بھی ضروری ہے۔ Pak-US relations کے چند points پر بحث ہونی چاہیے، ان میں سب سے پہلے mutual interest کو دیکھنا چاہیے، mutual respect ہونی چاہیے۔ Terms and conditions of engagement should be clear in conspicuous اور ہر کسی کو یہ بتانا چاہیے کہ ہماری امریکہ کے ساتھ ان basis پر engagement ہے۔ USA should respect territorial integration of Pakistan. اس region میں all trade barriers should be eliminated. سب سے بڑی بات ہمیں South Asia میں trade بڑھانی چاہیے۔ SAARC should be changed from cultural association into an economic one. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر! محترمہ انم ضیاء صاحبہ۔

محترمہ انم ضیاء: میڈم سپیکر! یہاں پر بہت سے لوگوں نےکچھ points raise کیے ہیں، میں صرف ان پر focus کرنا چاہوں گی۔ سب پہلے یہ کہ بلوچستان کے بارے میں US resolution کی باربار بات ہوتی ہے، it was proposed by a single person in the Assembly, so we should always keep that in mind ایک آدمی نے propose کیا، ہم یہاں بیٹھ کر کتنی مرتبہ امریکہ کی بات کرتے ہیں۔ ہم اس issue کو باربار raise کر کے اسے importance دے رہے ہیں۔ Secondly, I completely agree with the resolution in every sense. I am a proud Pakistani. ہمیں یہ problem ہے کہ ہم لوگ اپنی identity کو accept

کرنے میں بہت دیر لگاتے ہیں۔ ہمارے engineers, technicians, everyone, they are working for development. ہم وہ چیزیں research کر رہے ہیں جن کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہم پاکستانی ہیں، ہماری agriculture land ہے، we should be proud of it. ابھی میرے بہت سے بھائیوں نے کچھ stances دیے ہیں، امریکہ ہم لوگوں پر کبھی حملہ نہیں کرے گا، we should always keep that in mind, ہم اس وقت اس کے لیے بہت زیادہ beneficial ہیں۔

میڈم سپیکر! ہم لوگ یہ بات کرتے ہیں کہ پاکستان کیا کر سکتا ہے؟ ہم لوگ کچھ نہیں کر سکتے ہیں، ہم بہت ہی under-develop ہیں، نہیں، انڈیا نے بہت diplomatic stance رکھا ہے، وہ سب کچھ کرتا ہے اور وہ بھی aid لیتا ہے لیکن اس نے diplomatically کام کیا، وہ سب کے ساتھ بنا کر رکھتا ہے، ہمارے leaders are spoiling our image. ہمارے پاس سارے resources ہیں، we don't have proper technicians to use it. اگر ہم اپنے resources کو دیکھیں تو we can prove اور ہم امریکہ کو کہہ سکتے ہیں کہ we don't need your help. We have been doing in the past, یہ کوئی پہلی مرتبہ نہیں ہو گا کہ ہم لوگ ان سے کہیں گے کہ we are doing it. جس طرح ریاض کھوکھر صاحب آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ aid کے addict ہو گئے ہیں، میں بتانا چاہتی ہوں کہ امداد حکومت لیتی ہے، ہمیں کتنی امداد ملتی ہے؟ آپ aid accept کر رہے ہیں، اگر scholarships پر بچے پڑھنے کے لیے جاتے ہیں تو ہمیں صرف اتنی امداد ملتی ہے۔ مشرف کے دور میں زلزلہ آیا تھا تو اس وقت یہ مسئلہ ہوا تھا کہ جتنی بھی امداد آئی، انہوں نے ہمیں بہت زیادہ امداد دی، اس میں سے انہوں نے ہیلی کاپٹروں کے لیے استعمال ہونے والے تیل کی قیمتیں بھی deduct کر لیں تھیں، in the end ہمیں جو امداد ملی اگر وہ ہمیں نہ بھی ملتی تو ہم گزارہ کر لیتے۔ اب ایبٹ آباد میں آنے والے زلزلے میں ہم لوگوں نے سارا کام خود ہی کر لیا تھا اور وہاں کے لوگ ہماری افواج کو praise کرتے ہیں، that they came up and they are the ones who did it. مقامی لوگوں نے خود ہی solutions نکال لی تھیں۔ اگر وہ امداد نہ بھی ملتی ہم لوگ کام کر لیتے، we know that we are independent, just take that out of your mind کہ ہمیں امریکہ کی ضرورت ہے۔

میڈم سپیکر! آخر میں میں ایک بات کہنا چاہوں گی کہ we will feel better after listening to it اور امریکہ کی اپنی حکومت بھی

قرضوں پر بیٹھی ہوئی ہے، امریکہ نے اپنے بنکوں کے اتنے قرضے دینے ہیں کہ ہم تو کبھی نہ کبھی اپنا قرضے چکا سکتے ہیں لیکن امریکہ اپنے قرضے کبھی بھی نہیں چکا سکتا۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر! جناب عتیق الرحمٰن صاحب۔

جناب عتیق الرحمٰن: شکریہ میڈم سپیکر! آپ نے آج مجھے دو دنوں کے بعد وقت دیا۔ میڈم سپیکر! یہاں احساس محرومی کی بات ہو رہی ہے اور میں یہاں احساس محرومی کی مثال یوں دوں گا کہ اگر میں کسی لڑکی کے ساتھ اچھے تعلقات بنانا چاہتا ہوں، اسے دوست بنانا چاہتا ہوں اور اگر وہ مجھے نہ accept کرے، نہ سمجھے تو میں اسے کیسے زبردستی کہوں گا کہ میں تمہارا دوست ہوں۔ امریکہ اور پاکستان کے تعلقات بھی ایسے ہی ہیں، وہ ہمیں سمجھتے ہی کچھ نہیں ہیں، وہ ہمیں اپنا کمی سمجھتا ہے۔ سلالہ پر نیٹو حملے ہوئے اور ہماری ساری قوم نے زور لگا کر دیکھ لیا کہ NATO supply بندکی جائے، کچھ بھی نہیں ہوا، انہوں نے کہا کہ آپ کہتے رہو، ہمیں اچھا لگتا ہے لیکن ہم نے تو NATO supply بحال کرنی ہی کرنی ہے۔ یہ تعلقات عوام نے نہیں بنانے بلکہ یہ حکومتی سطح پر تعلقات بنانے ہیں، اگر میں چاہوں تو میری بات یہاں کون سنے گا؟ حکومت وہاں سے ڈالر لیتی ہے اور انہی ڈالروں پر حکومت چل رہی ہے تو کون کرے گا؟ میں اپنی بات کا اختتام ایک شعر پر کروں گا؛

ضمیروں کے چراغوں کی ضیائیں بیچ دیتے ہیں
یہ کیسے لوگ ہیں ظالم وفائیں بیچ دیتے ہیں
ہوس کی انتہا یہ ہے کہ اب بھی یافروصادق
مناسب دام لگ جائیں تو مائیں بیچ دیتے ہیں

میڈم ڈپٹی سپیکر: قائد حزب اختلاف صاحب۔

Mr. Fahad Mazhar Ali (Leader of the Opposition): Madam Speaker, if I speak at the last?

Madam Deputy Speaker: You are the last one.

جناب فہد مظہر علی: میڈم سپیکر! آج جو resolution پیش کی گئی ہے، اس پر تھوڑی بات یہ بھی آئی کہ ‘baggers are not choosers’ ایسی بات نہیں ہے کہ جو ادھار مانگتے ہیں یا کسی سے financial aid لیتے ہیں، وہ اپنے internal فیصلے، ہم اگر اپنے گھر کی مثال بھی لے لیں کہ کوئی ایسا نہیں ہے کہ self-sufficient ہو اور یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر طرح سے مکمل بنایا ہے، کمی رہتی ہے اور زندگی میں

آگے بڑھنے کے لیے incentive ہی یہی ہے کہ جب آپ کے اندر کچھ خامیاں ہوں، اگر ہم perfect ہوتے یا کوئی بھی individual or country perfect ہو تو میرے خیال میں آخرت کی طرف چلا جانا چاہیے، اسے جنت میں جانا چاہیے، اس کا اس دنیا میں رہنے کا کوئی مقصد نہیں رہتا۔ اس capitalism کے جو so called بنانے والے اور چلانے والے تھے، میں یورپ کی مثال دے رہا ہوں، اس میں 2008 کے بعد جو bubble burst ہوا اس کے بعد ان کی economy cripple کر رہی ہے، financial crunch ہے۔ ہمارے سامنے یونان کی مثال بھی ہے کہ تمام یورپی ممالک کو یونان کو bail out کرنے کے لیے آنا پڑا۔ اس لیے پیسہ لینا اور دینا یہ determine کرنے کا مقصد نہیں ہوتا کہ آپ نے ہم سے ادھار لیا ہوا ہے تو آپ یہ کریں، وہ کریں۔ There are some other parameters کچھ اور باتیں ہوتی ہیں جو آپ کو stance دیتی ہیں کہ آپ deter کر سکیں کہ ہم نے ایسا نہیں کرنا۔ میںby the way یہ بھی بتاتا چلوں کہ ایک عام individual اور ایک nuclear power میں یہ بھی ایک فرق ہوتا ہے کہ although پاکستان نے امداد لی ہے اور جیسے سیکرٹری خارجہ صاحب نے figures میں بتایا لیکن اور بھی چیزیں ایسی ہیں جن پر اگر ہم stance لیں تو we can deter even America یا ویسے اگر نعوذ باللہ کوئی بڑی طاقت ہو تو اس کو بھی deter کرسکتے ہیں۔ Paul Kennedy کی ایک کتاب "Rise and Fall of Great Powers", میں بھی وہ یہی بات کرتا ہے کہ ایک cycle ہوتا ہے، آپ اس کو prolong کرسکتے ہیں، آپ اس کے ups and downs اورoccurrence سے negate نہیں کر سکتے، if currently you are on top, somewhere in the future you have to go at the bottom, آپ نے bottom میں جانا ہے، ایک cyclical system چلتا ہے۔ انسان کی زندگی میں بھی یہی ہوتا ہے، بچپن، جوانی اور بڑھاپا تو cyclical process میں آپ interfere نہ کریں اور دوبارہ ایک ایسا opinion بنا لیں جس سے آپ پیچھے نہ ہٹ سکیں تو ایسی بات نہیں کرنی چاہیے۔

میڈم سپیکر! ہم نے deter کیا ہے، باقاعدہ طریقے سے کیا ہے، اس کی مثال آپ کو مل سکتی ہے کہ ہمارے اوپر immense international pressure تھا، ہماری افواج کو کہا گیا کہ آپ کے North Waziristan سے infiltration ہو رہی ہے اور طالبان ہلمند اورکابل میں جو حملے کرتے ہیں تو آپ ان پر اسی طرح کا operation کریں جیسا آپ نے سوات میں کیا ہے، مہمند ایجنسی اور باقی علاقوں میں کیا ہے

اور آرمی نے کہا کہ ہم نے پہلے بھی کیا اور ہمیں پتا چل گیا ہے کہ وہ counterproductive ہیں، ہمیں dialogue, deterrence and development کی پالیسی آگے لے کر آنی پڑی، ایسی چیزیں ہوتی ہیں جب آپ deter کر سکتے ہیں، صرف will چاہیے ہوتی ہے ایک مرتبہ اور internally united, united we stand, divided we fall. شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: The honourable Prime Minister would like to say something.

جناب محمد ہاشم عظیم (وزیراعظم یوتھ پارلیمنٹ): میں یہ کہنا چاہوں گا کہ we will definitely promote mutual interest, ہم economic interest build کرنا چاہتے ہیں، ہم بہتر ties چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ہماری economy کو boost ملے، ہمارے trade boost ہو، ہمارے تعلقات ان کے ساتھ بہتر ہوں لیکن we will not sacrifice, we will not compromise even on our single inch if it comes on the sovereignty of Pakistan. Madam Speaker, we know that US$ 202 billion economy of Pakistan can not ignore 15 trillion US$ economy of USA but still we will not compromise on our single inch if it comes on the integrity of Pakistan.

میڈم سپیکر! یہ resolution اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے اور ہماری پارٹی کا stanceبھی اس سے بالکل ملتا جلتا ہے، میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ ہم ان کی support کریں گے۔

Madam Deputy Speaker: Now I put the resolution to the House;

> "This House is of the opinion that drone strikes are against sovereignty of Pakistan as an open breach of international laws and constitute a blatant violation of Pakistan's sovereignty and territorial integrity. There should be complete cessation of drone strikes in Pakistan".

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: There is a Resolution given by Ms. Seep Akhtar Channer, Mr. Muhammad Zafar Siddique, Mr. Ubaid Ur Rehman, Mr. Saleem Khan, Mr. Omair Najam and Mr. Waquas Ahmed. I will request Ms. Seep Akhtar, kindly out the resolution.

Ms. Seep Akhtar Channer: Thank you Madam Speaker,

> "This House is of the opinion that in order to fulfill our energy requirements, Iran-Pakistan gas pipeline should be completed by 2014 without taking international pressure as we are in dire need of energy. Besides generating 5000MW of electricity to plug the electricity shortfall, this project holds critical and strategic importance for Pakistan".

One honourable Member: Madam Speaker! The resolution which she just read is not the same as we have put forward.

Madam Deputy Speaker: It is not the same? The content is different but the concept is same. Now the House stands adjourned for tea break for twenty minutes.

(The House was then adjourned for tea break)

(The House was reassembled after tea break)

Madam Deputy Speaker: Now I put the motion regarding agenda item No. 5 to the House.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The House stands adjourned to meet again on 20th April, 2012 at 10:30 a.m.

(The House was then adjourned to meet again on 20th April, 2012 at 10:30 a.m.)